ارشادباری تعالیٰ

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ
وَیَتَعَدَّ حُدُوۡدَہٗ یُدۡخِلۡہُ
نَارًا خَالِدًا فِیۡہَا۪
وَلَہٗ عَذَابٌ مُّہِیۡنٌ○ (النساء:15)

ترجمہ: اور جو اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اُس کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ اُسے ایک آگ میں ڈالے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہنے والا ہوگا۔ اور اس کیلئے رُسوا کردینے والا عذاب (مقدر) ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

شمارہ 25

بدر
ہفت روزہ قادیان
Weekly
BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

25 رشوال 1441 ہجری قمری ● 18 ر احسان 1399 ہجری شمسی ● 18 رجون 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12رجون 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

استقامت بڑی چیز ہے، ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے

مَیں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کیلئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اُسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اُسکی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

استقامت ہی انسان کا اسمِ اعظم ہے

میں یہ بھی بتلا دینا چاہتا ہوں کہ استقامت جس پر مَیں نے ذکر چھیڑا تھا وہی ہے جس کو صوفی لوگ اپنی اصطلاح میں فنا کہتے ہیں اور اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ کے معنے بھی فنا ہی کے کرتے ہیں۔ یعنی رُوح، جوش اور ارادے سب کے سب اللہ تعالیٰ کے لیے ہی ہو جائیں اور اپنے جذبات اور نفسانی خواہشیں بالکل مَر جائیں۔ بعض انسان جو اللہ تعالیٰ کی خواہش اور ارادے کو اپنے ارادوں اور جوشوں پر مقدم نہیں کرتے وہ اکثر دفعہ دنیا ہی کے جوشوں اور ارادوں کی ناکامیوں میں اس دنیا سے اُٹھ جاتے ہیں۔ ہمارے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر کو مقدمات میں بڑی مصروفیت رہتی تھی اور ان میں وہ یہاں تک منہمک اور محو رہتے تھے کہ آخران ناکامیوں نے ان کی صحت پر اثر ڈالا اور وہ انتقال کر گئے۔ اور بھی بہت سے لوگ دیکھے ہیں جو اپنے ارادوں کو خدا پر مقدم کرتے ہیں۔ آخر کار اس تقدیم ہوائے نفس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتے اور بجائے فائدہ کے نقصان اُٹھاتے ہیں۔ اسلام پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ناکامی صرف جھوٹے ہونے کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ جب خدائے تعالیٰ کی طرف سے التفات کم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے جو اس کو نامراد اور ناکام بنا دیتا ہے۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو بصیرت رکھتے ہیں جب وہ دنیا کے مقاصد کی طرف اپنے تمام جوش اور ارادے کے ساتھ جُھک جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن کو نامراد کر دیتا ہے لیکن سعیدوں کو وہ پاک اصول پیشِ نظر رہتا ہے جو احساسِ موت کا اصول ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ جس طرح ماں باپ کا انتقال ہو گیا ہے یا جس طرح پر اور کوئی بزرگِ خاندان فوت ہو گیا ہے اسی طرح پر مجھ کو ایک دن مرنا ہے اور بعض اوقات اپنی عمر پر خیال کر کے کہ بڑھاپا آ گیا اور موت کے دن قریب ہیں خدائے تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے......

غرض یہ بات خوب ذہن نشین رہنی چاہیے کہ آخر ایک نہ ایک دن دنیا اور اس کی لذّتوں کو چھوڑنا ہے تو پھر کیوں (نہ) انسان اس وقت سے پہلے ہی ان لذّات کے ناجائز طریقِ حصول چھوڑ دے۔ موت نے بڑے بڑے راستبازوں اور مقبولوں کو نہیں چھوڑا اور وہ نوجوانوں یا بڑے سے بڑے دولت مند اور بزرگ کی پرواہ نہیں کرتی۔ پھر تم کو کیوں چھوڑنے لگی ...... عارضی اور خیالی خوشیوں اور راحتوں کی جستجو میں کس قدر تکلیفیں غافل انسان اُٹھاتا اور سختیاں برداشت کرتا ہے مگر خدائے تعالیٰ کی راہ میں ذراسی مشکل کو دیکھ کر بھی گھبرا اُٹھتا اور بدظنی شروع کر دیتا ہے۔ کاش وہ ان فانی لذّتوں کے مقابلہ میں ان اَبدی اور مستقل خوشیوں کا اندازہ کر سکتا ہے۔ ان مشکلات اور تکالیف پر فتح پانے کیلئے ایک کامل اور خطا نہ کرنے والا نسخہ موجود ہے جو کروڑہا راستبازوں کا تجربہ کردہ ہے۔ وہ کیا ہے؟ وہ وہی نسخہ ہے جس کو نماز کہتے ہیں۔

نماز کیا ہے؟ ایک قسم کی دعا ہے جو انسان کو تمام برائیوں اور فواحش سے محفوظ رکھ کر حسنات کا مستحق اور انعامِ الٰہیہ کا مورد بنا دیتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ اللہ اسمِ اعظم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام صفات کو اس کے تابع رکھا ہے۔ اب ذرا غور کرو۔ نماز کی ابتداء اذان سے شروع ہوتی ہے۔ اذان اللہ اکبر سے شروع ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کے نام سے شروع ہو کر لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی اللہ ہی پر ختم ہوتی ہے۔ یہ فخر اسلامی عبادت ہی کو ہے کہ اس میں اوّل اور آخر میں اللہ تعالیٰ ہی مقصود ہے نہ کچھ اَور۔ مَیں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس قسم کی عبادت کسی قوم اور ملّت میں نہیں ہے۔ پس نماز جو دعا ہے اور جس میں اللہ کو جو خدائے تعالیٰ کا اسمِ اعظم ہے مقدم رکھا ہے۔ ایسا ہی انسان کا اسمِ اعظم استقامت ہے۔

اسمِ اعظم سے مراد یہ ہے کہ جس ذریعہ سے انسانیت کے کمالات حاصل ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں اس کی طرف ہی اشارہ فرمایا ہے اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا اَلَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا وَلَا تَحۡزَنُوۡا (حٰم السجدۃ: 31) یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے نیچے آ گئے اور اس کے اسمِ اعظم استقامت کے نیچے جب بیضہ بشریت رکھا گیا پھر اس میں اس قسم کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے کہ ملائکہ کا نزول اس پر ہوتا ہے اور کسی قسم کا خوف وحزن ان کو نہیں رہتا۔ میں نے کہا ہے کہ استقامت بڑی چیز ہے۔ استقامت سے کیا مراد ہے؟ ہر ایک چیز جب اپنے عین محل اور مقام پر ہو وہ حکمت اور استقامت سے تعبیر پاتی ہے۔ مثلاً دُوربین کے اجزاء کو اگر جُدا جُدا کر کے ان کو اصل مقامات سے ہٹا کر دوسرے مقام پر رکھ دیں وہ کام نہ دے گی۔ غرض وَضۡعُ الشَّیۡءِ فِیۡ مَحَلِّہٖ کا نام استقامت ہے یا دوسرے الفاظ میں یہ کہو کہ ہیئت طبعی کا نام استقامت ہے۔ پس جب تک انسانی بناوٹ کو ٹھیک اسی حالت پر نہ رہنے دیں اور اُسے مستقیم حالت میں نہ رکھیں وہ اپنے اندر کمالات پیدا نہیں کر سکتی۔ دعا کا طریق یہی ہے کہ دونوں اسمِ اعظم جمع ہوں۔ اور یہ خدا کی طرف جاوے کسی غیر کی طرف رجوع نہ کرے خواہ وہ اس کی ہوا وہوس ہی کا بُت کیوں نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو جائے تو اس وقت اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المؤمن: 61) کا مزا آجاتا ہے۔ پس مَیں چاہتا ہوں کہ آپ استقامت کے حصول کیلئے مجاہدہ کریں اور ریاضت سے اُسے پائیں کیونکہ وہ انسان کو ایسی حالت پر پہنچا دیتی ہے جہاں اُس کی دعا قبولیت کا شرف حاصل کرتی ہے۔ اس وقت بہت سے لوگ دنیا میں موجود ہیں جو عدم قبولیتِ دعا کے شاکی ہیں۔ لیکن مَیں کہتا ہوں کہ افسوس تو یہ ہے کہ جب تک وہ استقامت پیدا نہ کریں دعا کی قبولیت کی لذّت کو کیونکر پا سکیں گے۔ قبولیتِ دعا کے نشان ہم اسی دنیا میں پاتے ہیں۔ استقامت کے بعد انسانی دل پر ایک برودت اور سکینت کے آثار پائے جاتے ہیں۔ کسی قسم کی بظاہر ناکامی اور نامُرادی پر بھی دل نہیں جلتا لیکن دعا کی حقیقت سے ناواقف رہنے کی صورت میں ذرا ذرا سی نامرادی بھی آتشِ جہنّم کی ایک لپٹ ہو کر دل پر مستولی ہو جاتی ہے اور گھبرا گھبرا کر بے قرار کئے دیتی ہے۔ اسی کی طرف ہی اشارہ ہے۔ نَارُ اللّٰہِ الۡمُوۡقَدَۃُ○ الَّتِیۡ تَطَّلِعُ عَلَی الۡاَفۡـِٕدَۃِ○ (الھمزۃ: 8،7) بلکہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ تپ بھی نارِ جہنّم کا ایک نمونہ ہے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 152 تا 155، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

2018-2019ء میں جماعت احمدیہ پر نازل ہونے والے
اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں اور نصرت و تائید کے عظیم الشان نشانات میں سے بعض کا ایمان افروز تذکرہ

گزشتہ ایک سال کے دوران جماعت احمدیہ کا ایک نئے ملک آرمینیا میں نفوذ، اس طرح اب دنیا کے 213 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

اس عرصے میں 120 رممالک سے 300 راقوام سے تعلق رکھنے والے 6 رلاکھ 68 رہزار 527 رافراد کی احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں شمولیت

دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والے افراد کے احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کے ایمان افروز واقعات

849 نئی جماعتوں کا قیام، 355 مساجد کا اضافہ، 349 مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز کا اضافہ، وقارِ عمل کے ذریعے باون لاکھ ڈالرز سے زیادہ رقم کی بچت

حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ کے متعارف کردہ آسان عربی رسم الخط میں قرآن کریم کی اشاعت

اب تک 82 ممالک میں 519 لائبریریز کا قیام ہو چکا ہے

49 زبانوں میں 718 سے زائد مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ کی سوا کروڑ سے زائد تعداد میں طباعت

عربک، رشین، چینی، ٹرکش، انڈونیشین، سپینش و دیگر ڈیسک کے تحت متعدد کتب کی تیاری و اشاعت، خطبات جمعہ اور ایم ٹی اے کے پروگرامز کے تراجم

دنیا بھر میں اسلام کے پُرامن اور حقیقی پیغام کی ترویج و اشاعت کیلئے ایم.ٹی.اے کے تمام چینلز کی بے مثال خدمات کا تذکرہ

دورانِ سال ساڑھے پانچ ہزار سے زائد کتب کی نمائش اور پندرہ ہزار کے قریب بُک سٹالز کے ذریعہ بیس لاکھ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

ڈیڑھ کروڑ سے زائد لیف لیٹس کی تقسیم کے ذریعے سوا دو کروڑ افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا

پریس اینڈ میڈیا آفس کے ذریعہ سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کے بارے میں خبریں پہنچیں

تحریکِ وقفِ نَو، ریویو آف ریلیجنز، ہفت روزہ الحکم، احمدیہ آرکائیوز اینڈ ریسرچ سنٹر، الاسلام ویب سائٹ، احمدیہ ٹیلیویژن و ریڈیو پروگرامز و دیگر کی مختصر رپورٹ

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اور ہیومینٹی فرسٹ کے خدمتِ انسانیت پر مبنی بے لوث کاموں کا تذکرہ

الفضل انٹرنیشنل کی ہفت روزہ سے سہ روزہ رنگین طباعت کا آغاز، جدید ویب سائیٹ اور موبائل فون کی ایپلی کیشن کا اجرا

اللہ تعالیٰ ان تمام نئے شامل ہونے والوں کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ایمان اور ایقان میں ان کو ترقی عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو ہم پہلے سے بڑھ کر پہنچانے والے بھی ہوں تا کہ جلد از جلد ہم ساری دنیا کو اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والے بن جائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے بن جائیں

جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر 3 راگست 2019ء بروز ہفتہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن (ہمپشئر) یوکے میں دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

اس وقت میں دورانِ سال جو اللہ تعالیٰ کے افضال جماعتِ احمدیہ پر ہوئے ہیں ان کا ذکر کروں گا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک دنیا کے 213 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گذشتہ پینتیس سالوں میں 122 نئے ممالک اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا فرمائے ہیں یا وہاں احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

اس سال ایک نئے ملک آرمینیا میں جماعت کا پودا لگا ہے۔ آرمینیا کے مشرق میں آذر بائیجان اور ایران، جنوب مغرب میں ترکی اور شمال میں جارجیا واقع ہیں اور چھوٹا سا ملک ہے یہ تقریباً 29,800 مربع کلو میٹر کا اور چھتیس لاکھ کی آبادی ہے۔ آرتھوڈوکس اور رومن کیتھولک یہاں ہیں اور بڑے مذہبی لوگ ہیں۔

آرمینیا عیسائی دنیا میں ایک خاص مقام رکھتا ہے اور یہاں کے عیسائی اس بات پر بہت زیادہ فخر کرتے ہیں کہ ہم وہ قوم ہیں جنہوں نے عیسائیت کو سب سے پہلے قبول کیا۔ یہاں عیسائیت کے اوّلین تاریخی مقامات بھی محفوظ ہیں اور آرمینیا کے لوگ اپنے عیسائی عقائد کے حوالے سے نہایت سخت ہیں۔ کسی اَور مذہب یا فرقے کو اپنے ملک میں پنپنے نہیں دیتے۔ یہاں پہلے جرمنی سے 2008ء میں اور پھر 2009ء میں تبلیغی دورہ کیا گیا اور جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اس سال فروری میں جارجیا سے وہاں کے مبلغ جواد بٹ صاحب اور ہمارے داعی الی اللہ محسن طاہر صاحب نے آرمینیا کا دورہ کیا، مختلف لوگوں سے وہاں رابطے کیے اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ ایک سال قبل ایک آرمینین نومسلم ایڈوارد صاحب نے یہاں لندن میں نورم صاحب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست میں احمدیت قبول کی اور اس سال جولائی میں مبلغِ سلسلہ قازان (Kazan) صداقت صاحب اور اس نو احمدی آرمینین دوست نے آرمینیا کا دورہ کیا اور وہاں مختلف لوگوں سے رابطے کیے اور ایک نومسلم آرتیوم صاحب پہلے سے ہی تبلیغی رابطے میں تھے، ان کے ساتھ تبلیغی نشستیں ہوتی رہیں۔ جہاد کے حوالے سے خصوصاً بہت باتیں ہوئیں۔ پھر انہوں نے خدا تعالیٰ سے رہنمائی مانگی، ان کو کہا گیا کہ دعا کے ذریعے سے خدا تعالیٰ سے رہنمائی مانگیں۔ چنانچہ انہوں نے تسلی ہونے کے بعد بیعت کر لی اور انہوں نے کہا کہ میری بیعت خلیفۃ المسیح کو پہنچا دیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

خلیفۂ وقت سے محبت صرف خدا تعالیٰ ہی پیدا کرسکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہوسکتی ہے

صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مودّت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرسکتا ہے

جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے

افرادِ جماعت کا ارادت و مودّت اور اخلاص و وفا کا تعلق خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھتا ہی چلا جارہا ہے اور کیوں نہ ہو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے

جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا جو مادہ ہے یہ صداقت کی اصل روح ہے اور یہ صداقت کی روح کبھی کوئی جھوٹا دنیا میں نہیں بنا سکتا خلافت سے اخلاص کا تعلق اور جو محبت ہے وہ ناقابل بیان ہے

دنیا بھر میں بسنے والے مختلف قومیتوں اور رنگ و نسل کے حامل افرادِ جماعت احمدیہ کے خلفائے احمدیت سے محض للہ عقیدت و محبت کے جذبات کا ایمان افروز بیان

27 مئی، یومِ خلافت سے ایم.ٹی.اے کے ایک نئے بابرکت دور میں داخل ہونے کا اعلان

دنیا کے مختلف ریجنز کے اعتبار سے آٹھ چینلز پر مبنی ایک نئی ترتیب کے ساتھ ایم ٹی اے کی نشریات کا آغاز

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29؍مئی 2020ء بمطابق 29؍ہجرت 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعے پر فرمایا کہ ”مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔“ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 336)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس صدق و اخلاص اور تعلق و محبت کے نظارے تو ہم نے دیکھے۔ صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے شمار واقعات ہیں۔ پرانے احمدی خاندانوں میں اس تعلق کی روایات بھی چل رہی ہیں اور ہمارے لٹریچر میں خلفاء کے خطبات میں، خطابات میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے لیکن یہ تعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تھا اور ان خاندانوں میں چلا آرہا ہے اور نئے شامل ہونے والوں کو بھی ہے اور ہونا چاہیے وہ تعلق وہیں تک ہی محدود نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اس کی نچلی کڑی سے بھی اتنا ہی مضبوط تعلق ہے اور یہی تعلق ہے جو جماعت کی اکائی اور وحدت کی نشانی اور ضمانت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ سے اطلاع پانے کے بعد اپنے اس دنیا سے رخصت ہونے کی خبر جماعت کو دی تو ساتھ ہی جماعت کی تسلی کیلئے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر جماعت میں سلسلۂ خلافت کے جاری ہونے کی خوشخبری بھی دی۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں یہ تحریر فرمایا کہ

”تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔“ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305-306)

پس اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کے مطابق آپؑ کی وفات کے بعد خلافت کا نظام جاری ہوا اور صرف نظام کا جاری ہونا ہی کوئی حقیقت نہیں رکھتا جب تک خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت کے درمیان اخلاص و وفا اور ارادت و مودّت کا تعلق نہ ہو اور یہ تعلق اللہ تعالیٰ ہی پیدا کرسکتا ہے۔ کوئی انسان یا انسانی کوشش اس تعلق کو نہ پیدا کرسکتی ہے نہ قائم رکھ سکتی ہے اور جماعت کی اکائی اور وحدت اور ترقی کی ضمانت یہی تعلق ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت اور سلسلہ احمدیہ کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔ خلافت کے ساتھ افرادِ جماعت کا جو تعلق ہے جس میں پرانے احمدی بھی شامل ہیں اور نئے آنے والے بھی، نوجوان بھی اور بچے بھی، مرد بھی اور عورتیں بھی، دور دراز رہنے والے احمدی بھی جنہوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا بھی نہیں ہے سب شامل ہیں لیکن یہ سب لوگ جو ہیں اخلاص و وفا میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا پیغام پہنچے تو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محبت اور تعلق کا اظہار اس طرح کرتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور یہ سب باتیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے پورا ہونے کی فعلی شہادت ہیں اور جماعت کی ترقی بھی اس تعلق سے وابستہ ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا جو جماعت کو خلافت سے تعلق ہے اور خلیفۂ وقت کو جماعت سے ہے یہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات و نصرت کا ثبوت ہے اور یہ صرف باتیں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں لاکھوں ایسے واقعات ہیں جہاں افرادِ جماعت اس بات کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر ان واقعات کو جمع کیا جائے تو بے شمار ضخیم جلدیں اس کی بن جائیں گی۔

بہرحال اس وقت مَیں بعض واقعات، جذبات اور احساسات کا ذکر کروں گا جو جماعت کو خلیفۂ وقت سے ہر زمانے میں رہے اور اب تک ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد سے شروع ہوئے جو آج 112 سال مکمل ہونے کے بعد بھی اسی طرح قائم ہیں۔ مخالفین تو سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن افرادِ جماعت کا ارادت و مودت اور اخلاص و وفا کا تعلق خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھتا ہی چلا جارہا ہے اور کیوں نہ ہو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہے۔ بہرحال اب مَیں چند واقعات پیش کرتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے مَیں شروع کرتا ہوں۔ ایک دو واقعات پہلے بیان کروں گا۔

ایڈیٹر صاحب البدر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علالت کے ایام کے بارے میں لکھتے ہیں۔ ان ایام میں خدام کے خطوط عیادت کے کثرت سے آرہے ہیں اور ان خطوں پہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے فرمایا مَیں ان سب کے واسطے دعا کرتا ہوں جو عیادت کا خط لکھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ عشاق عجیب پیرایوں میں اپنی محبت کا اظہار کررہے ہیں۔ ان میں سے چند خطوط کا اقتباس بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔

حکیم محمد حسین صاحب قریشی لکھتے ہیں مَیں نے تو ایک روز جناب باری میں عرض کی تھی کہ اے مولا! حضرت نوحؑ کی زندگی کی ضرورتیں تو مختص المقام تھیں اور اب تو ضرورتیں جو پیش ہیں ان کو بس تُو ہی جانتا ہے۔ ہماری عرض قبول کر اور ہمارے امام کو نوح کی سی عمر عطا کر۔

پھر برادر محمد حسن صاحب پنجابی مدراس سے لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب کی رو بہ صحت ہونے کی خبر پڑھ کر مجھے اس

قدر خوشی ہوئی جس کا اندازہ میرا مولا کریم اور رحیم خدا ہی جانتا ہے۔

(ماخوذ از البدر، مورخہ 16/فروری 1911ء، صفحہ 2، جلد 10، شمارہ 16)

پھر ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: ''محبت عجیب چیز ہے۔ ہمارے دوست میاں محمد بخش صاحب جو ملک آسٹریلیا میں تجارت کرتے ہیں اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپ قادیان کی اخبار کی ذیل میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے متعلق جو سرخی قائم کرتے ہیں اس میں صرف خلیفۃ المسیح کے الفاظ نہ ہوں بلکہ سرخی میں ہی آپ کی صحت و عافیت کے متعلق کوئی لفظ اشارہ کرتا ہو کیونکہ بدر کو کھولنے کے وقت سب سے اول جن الفاظ کو ہماری مشتاق نگاہیں تلاش کرنے کو دوڑتی ہیں وہ اسی سرخی کے الفاظ ہیں اور ہمارا جی چاہتا ہے کہ خود اس سرخی میں ایسے الفاظ ہوں جو اندرونی عبارت پڑھنے سے قبل ہی ہمارے دلوں کو راحت پہنچانے والے ہو جائیں۔ سو ہم اپنے عزیز دوست کے اس اخلاص کو'' ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں ''اپنے عزیز دوست کے اخلاص کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ان کے منشاء کے مطابق اس دفعہ سرخی قائم کرتے ہیں۔''

(البدر، مورخہ 6/اپریل 1911ء، صفحہ 1، جلد 10، شمارہ 22، 23)

پھر حضرت ابوعبداللہ صاحب جو کھیوہ باجوہ کے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے ایک دن عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت ارشاد فرمائیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ انہوں نے فرمایا مولوی صاحب! میں نہیں سمجھتا کوئی چیز کرنے کی ہو اور آپ کر نہ چکے ہوں۔ اب تو حفظ قرآن ہی باقی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بات سن کر تقریباً پینسٹھ سال کی عمر میں انہوں نے قرآن کریم حفظ کرنا شروع کیا اور باوجود اتنی عمر ہونے کے حافظ قرآن ہو گئے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 8 دسمبر 2010ء صفحہ 4 بحوالہ الفضل قادیان 19 اپریل 1947ء)

یہ تھا کہ کسی طرح میں خلیفۃ المسیح کا حکم بجالاؤں۔ اس پہ عمل کروں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں جب شدھی نے زور پکڑا۔ یہ 1923ء میں ملکانے کے علاقے میں شروع ہوا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دل بے قرار ہوا۔ اور آپؓ نے اسی سال، 9/مارچ کو خطبہ جمعہ میں احمدیوں کو اپنے خرچ پر ان علاقوں میں جانے اور دعوت الی اللہ کے ذریعے ان مرتدین کو واپس لانے کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔ اس تحریک پہ جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ سرکاری ملازمین، اساتذہ، تُجّار غرضیکہ ہر طبقے سے فدائی ان علاقوں میں دعوت الی اللہ کرتے رہے اور ان کی مساعی کے نتیجہ میں ہزاروں روحیں ایک بار پھر خدائے واحد کا کلمہ پڑھنے لگیں۔ ایک معمر بزرگ قاری نعیم الدین صاحب بنگالی نے ایک روز جب حضور مجلس میں تشریف رکھتے تھے اجازت لے کر عرض کیا کہ گو میرے بیٹے مولوی ظل الرحمٰن اور مطیع الرحمٰن متعلم بی اے کلاس نے مجھ سے کہا نہیں مگر میں نے اندازہ کیا ہے کہ حضور نے جو کل راجپوتانہ میں جا کر دعوت الی اللہ کرنے کے لئے وقفِ زندگی کی تحریک کی ہے اور جن حالات میں وہاں رہنے کی شرائط پیش کی ہیں شاید ان کے دل میں ہو کہ اگر وہ حضور کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کریں گے تو مجھے جو اُن کا بوڑھا باپ ہوں کوئی تکلیف ہو گی لیکن میں حضور کے سامنے خدا تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ مجھے ان کے جانے اور تکلیف اٹھانے میں ذرا بھی غم یا رنج نہیں ہے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ اگر یہ دونوں خدا کی راہ میں کام کرتے ہوئے مارے بھی جائیں تو اس پر میں ایک بھی آنسو نہیں گراؤں گا بلکہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا۔ پھر یہی دونوں نہیں میرا تیسرا بیٹا محبوب الرحمٰن بھی اگر خدمت دین کرتا ہوا مارا جائے اور اگر میرے دس بیٹے اَور ہوں اور وہ بھی مارے جائیں تو بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا۔ اس پر حضور نے بھی اور احبابِ جماعت نے جزاک اللہ کہا۔

(ماخوذ از الفضل 15/مارچ 1923ء، صفحہ 11)

1924ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ یورپ کے سفر پر تشریف لائے تھے۔ وہ عارضی جدائی جو تھی اس نے بھی احباب جماعت کو بے چین کر دیا ہوا تھا۔ اس ایک روایت سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ بابو سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر لکھتے ہیں کہ

''میرے آقا! ہم دور ہیں، مجبور ہیں۔ اگر ممکن ہوتا تو حضور کے قدموں کی خاک بن جاتے تا کہ جدائی کے صدمے نہ سہتے۔ آقا! میں چار سال سے دارالامان نہیں گیا تھا مگر دل کو تسلی تھی کہ جب چاہوں گا حضور کی قدم بوسی کر لوں گا لیکن اب ایک ایک دن مشکل ہو رہا ہے۔ اللہ پاک حضور کو بخیر و عافیت، مظفر و منصور جلدی واپس لائے۔''

(سوانح فضل عمر، جلد 5، صفحہ 475)

یہ محبت کس کی پیدا کی ہوئی ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ

''ایک نوجوان نے گذشتہ سال میری تحریک کو سنا۔ وہ ضلع سرگودھا کا باشندہ تھا۔ وہ نوجوان بغیر پاسپورٹ کے ہی افغانستان جا پہنچا'' انہوں نے کہا خلیفۂ وقت کا ارشاد ہے۔ ایک تعلق ہے اور اس کو بجالانا ضروری ہے۔ تحریک تبلیغ کی تھی۔ سنا تو افغانستان پہنچ گیا'' اور تبلیغ شروع کر دی۔'' پاسپورٹ بھی پاس نہیں تھا۔'' حکومت نے اسے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا تو وہاں قیدیوں اور افسروں کو تبلیغ کرنے لگا اور وہاں کے احمدیوں سے بھی وہیں واقفیت بہم پہنچا لی اور بعض لوگوں پر اثر ڈال لیا۔ آخر افسروں نے رپورٹ کی کہ یہ تو قید خانہ میں بھی اثر پیدا کر رہا ہے۔ ملانوں نے قتل کا فتویٰ دیا مگر وزیر نے کہا کہ یہ انگریزی رعایا ہے اسے ہم قتل نہیں کر سکتے۔ آخر حکومت نے اپنی حفاظت میں اسے ہندوستان پہنچا دیا۔''

حضرت خلیفہ ثانی لکھتے ہیں ''اب وہ کئی ماہ کے بعد واپس آیا ہے۔ اس کی ہمت کا یہ حال ہے کہ میں نے اسے کہا کہ تم نے غلطی کی۔ اَور بہت ممالک تھے جہاں تم جا سکتے تھے اور وہاں گرفتاری کے بغیر تبلیغ کر سکتے تھے تو وہ فوراً بول اٹھا کہ اب آپ کوئی ملک بتا دیں میں وہاں چلا جاؤں گا۔ اس نوجوان کی والدہ زندہ ہے لیکن وہ اس کیلئے بھی تیار تھا کہ بغیر والدہ کو ملے کسی دوسرے ملک کی طرف روانہ ہو جائے مگر میرے کہنے پر وہ والدہ کو ملنے جا رہا ہے۔'' حضرت خلیفہ ثانیؓ فرماتے ہیں کہ ''اگر دوسرے نوجوان بھی اس پنجابی کی طرح جو افغانستان سے آیا ہے ہمت کریں تو تھوڑے ہی عرصہ میں دنیا کی کایا پلٹ سکتی ہے۔''

(تاریخ احمدیت، جلد 8، صفحہ 44)

شام کے ایک دوست محمد الشواء صاحب تھے۔ جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام تشریف لے گئے تھے تو ان کو لبنان جانے کا بھی آپ کے ساتھ شرف حاصل ہوا تھا۔ بڑے اچھے وکیل تھے اور خلافت سے ایک ایسا تعلق تھا کہ جو بہت مضبوط تھا۔ وکیل تھے اس لئے چاہتے تھے کہ ہر بات دلیل سے کی جائے لیکن جب انہیں یہ کہہ دیا جاتا تھا کہ خلیفۂ وقت کی طرف سے یہ کہا گیا ہے تو کہتے تھے بس ختم۔ جب یہ حکم آ گیا تو بات ختم ہو گئی۔ اب یہی فیصلہ ہے۔ تو یہ تعلق تھا ان لوگوں کا۔ (ماخوذ از خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مؤرخہ 23/اکتوبر 2009ء، خطبات مسرور، جلد 7، صفحہ 503-504)

خلافت ثالثہ کا زمانہ آیا تو امریکہ کی سسٹر نعیمہ لطیف ایک احمدی خاتون تھیں۔ ان کو'' خلافت اور خلیفۂ وقت سے عشق کی حد تک پیار تھا اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کو اولین ترجیح دیتیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے امریکہ کے دورے کے دوران ایک یونیورسٹی میں پردے کی اہمیت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا خطاب سن کر اسی وقت حجاب لے لیا اور اس زمانہ میں اپنے علاقہ میں واحد خاتون تھیں جو اسلامی پردے میں نظر آتی تھیں۔''

(خطبات مسرور، جلد 12، صفحہ 605، خطبہ جمعہ فرمودہ 3/اکتوبر 2014ء)

تڑپ تھی کہ خلیفۂ وقت کا حکم ہے۔ ایک تعلق ہے اور اس تعلق کو نبھانا ہے اور میں نے بیعت کی ہے تو اس حکم کو پورا بھی کرنا ہے۔

نذیر احمد صاحب سانول ضلع خانیوال نے یہ واقعہ سنایا ہے کہ ایک مخلص احمدی مکرم مہر مختار احمد صاحب آف باگڑ سرگانہ تھے۔ ان کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ 1974ء کے حالات میں مخالفین نے آپ کا عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا۔ آپ کے پُرجوش داعی الی اللہ ہونے کی وجہ سے برادری نے بھی سخت مخالفت کی اور مکمل بائیکاٹ کیا۔ اس بات سے آپ پہلے سے زیادہ اپنے ایمان میں پختہ ہو گئے اور اپنے دائرہ احباب میں وسعت پیدا کر لی۔ مخالفین نے بھی اپنی سرگرمیاں تیز کر دیں اور معاندین کی کارروائیاں بڑھنی شروع ہو گئیں۔ آپ نے بچوں کے حصول تعلیم اور پاکیزہ ماحول میں پرورش دینے کے لیے اپنا رقبہ جو تھا اس زرعی زمین کو فروخت کر کے ربوہ کے ماحول میں ٹھیکے پر رقبہ لے کر کاشت شروع کر دی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی اور بتایا کہ باگڑ سرگانہ سے جو گاؤں کا نام تھا، زمین فروخت کر کے ربوہ کے قریب میں نے ٹھیکے پر زمین لے لی ہے اور فصل کاشت کر لی ہے تو حضورؒ نے اسے پسند نہیں فرمایا کہ علاقے کو خالی نہیں چھوڑنا تھا۔ اس پر آپ نے فوراً تعمیل کی۔ مالک رقبہ سے ٹھیکے کی رقم واپس طلب کی۔ اس کے انکار پر آپ کھڑی فصل اور ٹھیکے کی رقم لیے بغیر واپس اپنے وطن باگڑ سرگانہ آ گئے اور کوشش کر کے اپنی فروخت شدہ زمین دوبارہ خریدی۔ مہنگے داموں خریدی اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کر لی ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس پہ خوشنودی کا اظہار فرمایا اور مہر صاحب بھی اس بات پہ بڑے خوش ہوتے تھے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل 10/مئی 2010ء، صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک دفعہ اپنے ایک خطبے میں بیان فرمایا کہ میں 1970ء میں افریقہ کے دورے پر گیا۔ وہاں ایک جگہ ہمارے مبلغ نے ایسا پروگرام بنایا تھا جو میرے لئے بڑا تکلیف دہ تھا کیونکہ سو میل کے قریب فاصلہ طے کر کے میں ایک جگہ ایسے وقت پہنچا کہ میں جماعت سے مصافحہ نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے تکلیف دہ نہیں تھا کہ سو میل کا سفر تھا۔ اس لئے تکلیف دہ تھا کہ پروگرام اتنا مختصر تھا کہ وہاں کی جماعت سے مصافحہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ وہاں ایک ایڈریس دینا تھا جس میں غیر ملکی عیسائی بھی آئے ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے ایڈریس دیا، سوال و جواب ہوتے رہے اس میں بہت دیر ہو گئی اور جب خاصا وقت گزر چکا تو ہمارے مبلغ نے اعلان کیا کہ مصافحے نہیں ہوں گے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اور وہ لوگ جن کی ساری عمر میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ سے ملاقات ہوئی تھی، ان کے پاس گیا تھا اور ان کو پتا نہیں تھا پھر کب ان کو موقع ملے وہ اس اعلان کے باوجود مصافحے کے لئے ٹوٹ پڑے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں کہ مقامی احمدی دوستوں نے میرے پرائیویٹ سیکرٹری اور دوسرے ساتھیوں کو اتنے دھکے دیئے کہ ان کو پتا ہی نہیں لگا کہ وہ کہاں گئے اور مصافحہ شروع کر دیا۔ فرماتے ہیں کہ ٹھیک ہے مصافحہ تو شروع ہو گیا لیکن مصافحہ عام مصافحہ نہیں تھا۔ ہر شخص میرا ہاتھ پکڑتا تھا اور پھر چھوڑتا ہی نہیں تھا۔ میرا منہ دیکھتا تھا اور میرا ہاتھ چھوڑتا ہی نہیں تھا۔ اور ساتھ والا انتظار کرتا رہتا تھا اور آخر تنگ آ کر، یہ واقعہ بیسیوں مصافحوں میں ہوا کہ اگلا آنے والا ایک ہاتھ سے اس کا بازو پکڑتا تھا اور دوسرے ہاتھ سے میرا بازو پکڑ کے جھٹکا دے کر چھڑاتا تھا اور پھر خود مصافحہ کرنے لگ جاتا تھا اور وہ بھی ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا۔ پھر اگلے آدمی کو بھی یہی کرنا پڑتا تھا۔ بہرحال حضور فرماتے ہیں کہ بڑی مشکل سے ہم وہاں سے نکلے۔ فرماتے ہیں غیروں کو بتانے کے لیے کہ اپنوں کو تو میں نہیں کہہ رہا۔ ان کو تو خلافت کا اور افراد جماعت کا جو تعلق ہے اس کا پتا ہے۔ لوگوں کو بتا دوں کہ میں اتنا احمق نہیں کہ میں یہ سمجھنے لگ جاؤں کہ میری کسی خوبی کے نتیجہ میں پانچ چھ ہزار میل دور میری اس قسم کی

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (سورۃ البقرہ: 287)

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا

اس کیلئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی) کا اکتساب کیا

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیو متانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (سورۃ البقرہ: 287)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ ہمارا مواخذہ نہ کر

اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے

طالبِ دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

محبت ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوگئی کہ جنہوں نے مجھے کبھی دیکھا نہ میرے حالات ہی زیادہ تر جانتے تھے۔ وہ لوگ بھی اس طرح ٹوٹ ٹوٹ کر مصافحے کے لئے آگے آرہے تھے۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔

(ماخوذ از خطبات ناصر، جلد ششم، صفحہ 547 تا 548، خطبہ فرمودہ 22راکتوبر 1976ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا زمانہ آتا ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ

’’افریقہ میں جو عظیم الشان تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں یہ پرانے واقفین کی قربانیوں سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو حیرت انگیز تبدیلیاں آج وہاں نظر آرہی ہیں وہ ایسی عظیم الشان ہیں کہ ان کا تصور وہاں کی جماعتیں بھی نہیں کر سکتی تھیں کتنی حیرت انگیز ملک کے اندر تبدیلی پیدا ہو چکی ہے۔ بعض احمدی بڑے بڑے صاحبِ تجربہ اور اپنے ملکوں کی حکومتوں میں بااثر انہوں نے مجھے بتایا کہ خود ہمیں بھی علم نہیں تھا کہ ہماری قوم احمدیت سے محبت اور تعاون میں اتنا آگے بڑھ چکی ہے اور اتنا زیادہ وہ اس وقت تیار ہے کہ اسے پیغام پہنچایا جائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ’’ایک صاحب‘‘ ان کا نام لینا مناسب نہیں۔ ان کے ملک کا نام بھی ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ ہو کیا رہا ہے کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ ہماری قوم کو کسی جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ایسی خدمت کی توفیق ملے گی اور ایسے محبت کے اظہار کا موقع ملے گا۔ میرے تصور میں بھی یہ بات نہیں تھی۔ انہوں نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے یہاں حکومت کے سربراہوں کے ساتھ تو ہوتا دیکھا ہے۔ ’’اور وہ بھی دنیاوی نظر سے ہوتا ہے۔‘‘ اس کے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا سلوک نہیں دیکھا اور یہ بھی انہوں نے بتایا کہ اس میں ہماری جماعت کی کوششوں کا دخل نہیں ہے جو کچھ ہو رہا ہے غیب سے ہو رہا ہے اور حیرت انگیز طریق پر ہو رہا ہے۔‘‘

(ماخوذ از خطبات طاہر، جلد 7، صفحہ 134-135)

تو یہ سارا کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پاکستان کے متعلق ایک موقعے پر ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں، بعض برائیوں کی نشان دہی کی تھی کہ

’’پاکستان میں بھی بعض خرابیاں مثلاً ویڈیو کیسٹ کے غلط استعمال سے متعلق شروع ہوئیں۔‘‘ آپؒ فرماتے ہیں کہ ’’میں نے ایک خطبے میں اعلان کیا تھا کہ بعض گندی رسمیں راہ پا رہی ہیں اس سے قومی اخلاق تباہ ہو جائیں گے اور گھروں کے امن اٹھ جائیں گے اور میاں بیوی کے وفا کے سلسلے ٹوٹ جائیں گے اور ان کے تعلقات میں رخنے پڑ جائیں گے، دراڑیں پڑ جائیں گی۔ ہرگز اس رجحان کو پنپنے نہ دیں۔ چنانچہ مجھے پاکستان سے جو خطوط ملے ان سے میرا دل‘‘ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں ’’پاکستان سے جو خطوط ملے ہیں ان سے میرا دل خدا کے حضور سجدہ ریز ہوا اور بار بار ہوا کہ وہ لوگ جو بعض بدیوں میں مبتلا تھے انہوں نے صاف لکھا کہ ہم ان غلط کاموں میں پڑ گئے تھے۔ اللہ کا احسان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ ہیں اور براہ راست جب آپ کی آواز ہم تک پہنچی ہے تو یہ سارے جھوٹے بت توڑ کر ہم نے اپنے دلوں سے باہر پھینک دیے۔ تو جماعت میں‘‘ آپؒ فرماتے ہیں ’’جماعت میں نیکی کی آواز پر لبیک کہنے کا جو مادہ ہے یہ صداقت کی اصل روح ہے اور یہ صداقت کی روح کبھی کوئی جھوٹا دنیا میں نہیں بنا سکتا۔‘‘

(خطبات طاہر، جلد 11، صفحہ 920)

پھر اب میرے وقت کی باتیں ہیں۔ 2004ء میں مَیں نے نائیجیریا کا دورہ کیا۔ دو دن کا دورہ تھا۔ پہلے پروگرام نہیں تھا۔ اتفاق سے اور مجبوری سے بن گیا کیونکہ فلائٹ وہاں سے ملتی تھی لیکن وہاں جا کے یہ احساس ہوا کہ یہاں آنا بڑا ضروری تھا۔ نہ آتے تو بڑا غلط ہوتا۔ کچھ عرصہ پہلے نائیجیریا جماعت کا جلسہ ہو چکا تھا اور لوگ بڑی تعداد میں اس جلسے میں وہاں شامل بھی ہو چکے تھے۔ یہ خیال نہیں تھا کہ میرے وہاں جانے پر دور دور سے لوگ آسکیں گے لیکن صرف دو گھنٹے کے لیے وہ مجھے ملنے کے لیے آئے۔ وہاں لوگ آئے اور تقریباً تیس ہزار کے قریب مرد وزن جمع ہو گئے اور ان کے جو اخلاص و وفا کے نظارے تھے جو ہم نے دیکھے وہ بھی قابل دید تھے۔

خلافت سے اخلاص کا تعلق اور جو محبت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ ان لوگوں نے جنہوں نے کبھی خلیفۂ وقت کو دیکھا بھی نہیں براہ راست جب دیکھا تو ایسا اظہار کیا کہ حیرت ہوتی تھی۔ واپسی کے وقت دعا میں بعض خواتین اور لوگ اتنے جذباتی تھے اور اس طرح تڑپ رہے تھے کہ حیرت ہوتی تھی اور یہ محبت صرف خدا تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہی ہو سکتی ہے۔ مولوی کہتے ہیں کہ ہم نے افریقہ کے فلاں ملک میں جماعت کے مشن بند کروا دیے اور فلاں میں ہمارے سے وعدے ہو چکے ہیں کہ مشن بند ہو جائیں گے اور یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ بڑی بڑیں مارتے رہتے ہیں لیکن ان سے کوئی پوچھے کہ یہ اخلاص و وفا جو وہاں کے لوگ دکھاتے ہیں اور یہ چہرے جو ایم ٹی اے اب تو دنیا کو بھی دکھانے لگ گئی ہے اور پھر ہم خود بھی وہاں جا کر دیکھ رہے ہیں یہ سب کچھ کیا ہے؟ کیا یہ مشن بند کرانے کا نتیجہ ہے۔ بہر حال انہوں نے تو اپنی بڑیں مارنی ہیں مارتے رہیں لیکن یہ باتیں ہمارے ایمان کو مضبوط کرتی ہیں اور اس میں زیادتی کا باعث بنتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبات مسرور، جلد دوم، صفحہ 253 تا 254)

گھانا کا دورہ تھا جو 2008ء کا دورہ تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ایک زمین خریدی ہے، بڑا وسیع رقبہ ہے تقریباً پانچ سو ایکڑ کے قریب وہاں جلسہ تھا اور اکثر احباب وخواتین میرے جانے سے پہلے پہنچ چکے تھے اور اس نئی جگہ پہ پہلے ایک پولٹری فارم ہوتا تھا اس کے شیڈ (shed) تھے اس کو بدل کر وہاں کی جماعت نے جلسے کے لیے کچھ رہائش بھی بنا دی تھی، کھڑکیاں دروازے لگا کر بیرک جیسی بن گئی تھیں لیکن اس کے باوجود جگہ کی تنگی تھی بہت سارے لوگ شامل ہوئے لیکن جو لوگ وہاں آئے ہوئے تھے کسی نے بھی اس جگہ کی تنگی کی شکایت نہیں کی۔ کوئی شکوہ نہیں کیا۔ جلسے میں ان میں بہت لوگ ایسے تھے جو بڑے اچھے کھاتے پیتے لوگ تھے، کاروباری لوگ تھے، سکولوں کے پڑھانے والے تھے، دوسرے کام کرنے والے تھے۔ اگر ان کو رہائش نہیں ملی تو باہر صف بچھا کر آرام سے سو گئے۔ ایک تو ویسے ہی اس گھانین قوم میں صبر ہے لیکن ان دنوں میں تو خاص طور پر انہوں نے بہت صبر دکھایا۔ کسی نے ایک دو ایسے لوگوں سے پوچھا جو اس طرح باہر پڑے ہوئے تھے کہ تمہیں بڑی تکلیف ہوئی ہوگی تو انہوں نے کہا ہم تو جلسہ سننے آئے ہیں اور خلیفۂ وقت کی موجودگی میں جلسہ ہو رہا ہے۔ دو دن کی عارضی تکلیف سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہم خوش ہیں کہ اس جلسے میں شمولیت کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق عطا فرمائی۔

برکینا فاسو سے بھی لوگ وہاں آئے ہوئے تھے۔ دوسرے ہمسایہ ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ مجھے پتا لگا کہ برکینا فاسو سے جو قافلہ آیا ہوا ہے بہت بڑا تھا ان میں بعض لوگوں کو کھانا نہیں ملا، تین ہزار کے قریب ان کی تعداد تھی۔ سب سے بڑی تعداد انہی کی تھی جو وہاں گئی تھی۔ تین سو خدام سائیکلوں پر بھی سولہ سو کلومیٹر کا سفر کر کے وہاں آئے تھے۔ بہر حال وہاں کے ایک مبلغ کو مَیں نے کہا ان کو کھانا نہیں ملا۔ ان سے معذرت کر دیں اور آئندہ آپ لوگوں نے ان کا خیال بھی رکھنا ہے۔ جب انہوں نے ان کو معذرت کا پیغام پہنچایا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم جس مقصد کے لیے آئے تھے وہ ہم نے حاصل کر لیا۔ کھانے کا کیا ہے وہ تو روز کھاتے ہیں۔ اب یہ غریب لوگ بیچارے روز بھی کیا کھاتے ہوں گے۔ انہوں نے کہا جو کھانا ہم اس وقت کھا رہے ہیں، روحانی فائدہ اٹھا رہے ہیں وہ روز روز کہاں ملتا ہے۔ برکینا فاسو کی جماعت اب بھی اتنی پرانی نہیں ہے۔ جب میں دورے پر گیا ہوں تو اس وقت میرا خیال ہے دس پندرہ سال پرانی تھی۔ اب تیس سال پرانی ہو گئی ہو گی لیکن یہ لوگ اخلاص و وفا اور محبت میں ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ غربت کا یہ حال ہے کہ بعض لوگ ایک جوڑا جو کپڑے پہن کے آئے تھے وہی کپڑے ان کے پاس تھے، اسی میں تین چار دن یا پانچ دن یا ہفتہ گزارا اور پھر سفر بھی کیا۔ پیسے جوڑ جوڑ کے جلسے پر پہنچے تھے کہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اور خلیفۂ وقت کی موجودگی میں ہو رہا ہے اس لیے ہم نے اس میں ضرور شامل ہونا ہے۔ پس ایسی محبت خدا تعالیٰ کے علاوہ اور کون پیدا کر سکتا ہے۔ جو خدام سائیکلوں پر سوار ہو کر آئے تھے ان کے اخلاص کا اندازہ بھی اس بات سے ہوتا ہے کہ مختلف جگہوں پر پڑاؤ کرتے ہوئے سات دن مسلسل سفر کرتے رہے اور یہاں پہنچے۔ ان سائیکل سواروں میں بعض پچاس ساٹھ سال کی عمر کے لوگ بھی تھے اور تیرہ چودہ سال کے دو بچے بھی شامل تھے۔ وہاں کے خدام الاحمدیہ کے جو صدر صاحب تھے، انہوں نے کسی کے پوچھنے پر کہ کس طرح ہوا؟ بڑی مشکل ہوئی ہو گی؟ جواب دیا کہ ابتدائی مسلمانوں نے اسلام کی خاطر بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ہم یہ چاہتے تھے کہ ہمارے خدام بھی ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہوں اور ہماری خواہش تھی کہ خلافت جوبلی کے سلسلے میں کوئی ایسا پروگرام کیا جائے جس سے خلافت کے ساتھ ہمارے اخلاص اور وفا کا اظہار ہو اور ہم خلیفۂ وقت کو بتائیں کہ ہم قربانی کے لیے تیار ہیں اور ہر چیلنج کے قبول کرنے کے لیے تیار ہیں۔ جب یہ سائیکل سوار سفر شروع کرنے لگے تھے تو ٹی وی کے نمائندے نے وہاں ان سے پوچھا کہ سائیکل تو آپ لوگوں کے بہت خستہ حالت میں ہیں۔ یہاں کے یورپ کے سائیکلوں کی طرح تو نہیں۔ ٹوٹے ہوئے سائیکل ہیں اور عام سائیکل ہیں کس طرح اتنا بڑا سفر کریں گے تو جماعتی نمائندے نے ان کو کہا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان اور عزم ہمارا بہت بڑا ہے۔ ہم خلافت کے انعام کے شکرانے کے طور پر یہ سفر اختیار کر رہے ہیں اور جب نیشنل ٹی وی نے یہ خبر نشر کی تو اس ٹی وی نے اس خبر کا آغاز بھی اس طرح کیا، جو سرخی پڑھی گئی وہ اس طرح تھی کہ اللہ کی خاطر خلافت جوبلی کے لیے واگا سے اکرا کا سفر۔ واگا برکینا فاسو کا دارالحکومت ہے اور اکرا گھانا کا دارالحکومت ہے اور لکھا کہ اگرچہ سائیکل خستہ ہیں لیکن ایمان بہت ہی مضبوط ہے۔ اخبار نے جو خبر دی تو یہ سرخی جمائی۔ یہ احمدی کوئی پیدائشی احمدی نہیں ہیں، کوئی صحابہ کی اولاد میں نہیں ہیں بلکہ ہزاروں میل دور بیٹھے ہوئے بعض ایسے علاقوں کے رہنے والے ہیں جہاں کچی سڑکیں ہیں اور بعض جگہ سڑکیں بھی نہیں ہیں۔ ایسی جگہوں پر رہنے والے لوگ جہاں پانی بجلی کی سہولتیں بھی نہیں تھیں۔ ان لوگوں نے چند سال پہلے احمدیت قبول کر کے پھر اخلاص و وفا کے ایسے نمونے دکھائے کہ حیرت ہوتی ہے۔ بعض جگہ ان کو غربت و افلاس نے بالکل بے حال کیا ہوا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہو کر وہ اخلاص ان میں پیدا ہو گیا ہے کہ جہاں دین کا سوال پیدا ہوا یا جب بھی سوال پیدا ہو وہاں ان کے عزم چٹانوں کی طرح مضبوط ہیں اور ہر قربانی کے لیے تیار ہیں اور محبت سے لبریز ہیں۔ پس ہمیشہ ہمیں دعا کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو بھی بڑھائے اور ہم سب کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

برکینا فاسو کے ایک دوست عیسیٰ صاحب تھے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے 2005ء میں بیعت کی تھی اور جب ان سے پوچھا گیا تو اس وقت تین سال ہوئے تھے۔ انہوں نے یہ بتایا کہ تین سال تو ہو گئے ہیں لیکن مجھے آج پتا چلا ہے کہ میں کیا ہوں اور کتنا خوش قسمت ہوں اور میں نے کیا پایا ہے۔ اپنی خوشی کا اظہار میرے بیان سے باہر ہے کیونکہ آج میں نے خلیفۂ وقت کو دیکھا اور ملاقات کی۔ بعض کی خلافت سے محبت آنسوؤں کی شکل میں ان کی آنکھوں سے بہ رہی تھی۔ تو یہ اخلاص و وفا ہے جو نئی قائم ہونے والی جماعتوں میں ہے۔

(ماخوذ از خطبات مسرور، جلد ششم، صفحہ 181 تا 186)

گزشتہ سال کسی فتنہ پرداز کی وجہ سے کہ اس نے ایک غلط فہمی کو پکڑ کر فتنہ پھیلانے کی کوشش کی تو جماعت کے بعض مخلصین بھی، نوجوان مخلصین تو تھے لیکن نوجوانوں میں زیادہ تر اس کی باتوں میں آگئے اور ان کا رویہ ذرا عجیب ہو گیا۔ اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے لیکن نظام سے علیحدہ ہو رہے تھے۔ بہر حال مالی سے میں نے ان کے ایک مقامی مبلغ معاذ صاحب کو وہاں بھیجا۔ انہوں نے وہاں جا کے ان کو سمجھایا۔ جب بتایا کہ تم ایک طرف کہتے ہو خلافت سے تمہارا تعلق ہے اور دوسری

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں
ان کو مدّنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب جامع الدعوات)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور
ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النیۃ فی الایمان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

طرف نظام سے ہٹ رہے ہو تو یہ درست نہیں ہے تو تقریباً تمام نے معافی کے خطوط لکھنے شروع کر دیے اور انہوں نے کہا کہ ہم غلط فہمی کی وجہ سے اور تربیت کی کمی کی وجہ سے ان باتوں میں آ گئے تھے۔ ہمارا خلافت کے ساتھ وفا کا مکمل تعلق ہے اور ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ خلافت سے کبھی علیحدہ ہوں۔ چنانچہ دوبارہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظامِ جماعت کا حصہ بن گئے۔ تربیت کی کمی تھی تو اُکھڑے۔ جہاں احساس دلایا گیا تو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا اور خلافت سے کامل وفا کے تعلق کا اظہار کیا اور کہا کہ جب ہم علیحدہ تھے تب بھی ہم خلافت سے علیحدہ نہیں ہوئے تھے۔ ہم تو بعض عہدے داروں سے علیحدہ ہوئے تھے۔ تو بہرحال یہ ان کی وفا اور اخلاص کا معیار ہے، تعلق ہے۔ اسی طرح گیمبیا سے آئے ہوؤں کا بھی یہی حال تھا۔ آئیوری کوسٹ سے لوگ آئے تھے۔ دوسرے ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ ہر ایک اپنے اپنے انداز میں اخلاص اور وفا اور فدائیت میں بڑھا ہوا تھا۔

گھانا میں جلسے کے دوران پہلے بھی مَیں بیان کر چکا ہوں لمبا فاصلہ تھا۔ جلسہ گاہ سے لے کے جہاں ہماری رہائش تھی۔ وہاں اس تک پہنچنے میں سڑک ذرا بل کھاتی جاتی تھی۔ اس لئے ایک کلومیٹر زائد بن جاتا تھا۔ عورتیں مرد کھڑے ہوتے تھے۔ عورتوں نے بچوں کو اٹھایا ہوتا تھا اور سلام کرواتی تھیں۔ محبت کا ایک اظہار ہو رہا ہوتا تھا، محبت ٹپک رہی ہوتی تھی۔ خلافت جوبلی کے جلسے میں وہاں عورتوں کی تعداد بھی تقریباً پچاس ہزار تھی اور سب خلافت سے اخلاص و وفا کا اظہار کر رہے تھے اور ان کی محبت ان کی آنکھوں سے، ان کے رویے سے، ان کی شکلوں سے، ان کے چہروں سے ٹپک رہی ہوتی تھی۔ پھر یہ سب لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا بھی جانتے ہیں۔ نمازوں میں بھی اور تہجد میں بھی بڑی باقاعدگی سے شامل ہوتے تھے۔

نائیجیریا میں جب دوسری دفعہ گیا ہوں تو بینن سے بائی روڈ (by road) گیا تھا یا یہ پہلی دفعہ والا ہی قصہ ہے۔ غالباً 2004ء کا ہی ذکر ہے بہرحال راستے میں ایک جگہ تھی وہاں رکنا تھا۔ پہلے تو پروگرام نہیں تھا لیکن انہوں نے کہا کہ مسجد نئی بنی ہے دیکھ لیں تو وہاں لوگ موجود تھے۔ ان سب کی مردوں کی بچوں کی یہ خواہش تھی کہ مصافحہ ہو جائے۔ عورتیں چاہتی تھیں قریب سے دیکھ لیں۔ وقت کی کمی کی وجہ سے مصافحہ تو ممکن نہیں تھا لیکن جو زور لگا کے کر سکتے تھے انہوں نے کر بھی لیا۔ اس رَش میں ایک وقت بڑا دباؤ پڑ گیا تھا تو ہمارے قافلے کے ایک ساتھی نے کسی عورت کو کہہ دیا پیچھے ہٹ جاؤ۔ تو بڑے غصے میں وہ عورت آئی اور لگتا تھا غصے میں اس شخص کو اٹھا کر باہر پھینک دے گی کہ تم ہوتے کون ہو کہ میرے اور خلیفۂ وقت کے درمیان میں حائل ہو جاؤ۔ تو بہرحال یہ ان کے جذبات تھے۔ خیر تھوڑی دیر کے بعد میں نے انہیں خاموش ہونے کے لیے کہا اور کہا بیٹھ جائیں۔ تب وہاں سینکڑوں کی تعداد میں جو احمدی تھے وہ خاموش ہوئے اور بیٹھ گئے۔ یہ ہے ان کا خلافت سے تعلق۔ (ماخوذ از خطبات مسرور، جلد ششم، صفحہ 191 تا 192)

امریکہ کو دنیا سمجھتی ہے کہ وہاں صرف مادی سوچ رکھنے والے لوگ ہیں اور دین سے ان کا تعلق کم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی اپنے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ کس طرح ایک دفعہ ان کو ایک خطرے کا خط ملا تھا۔ امکان تھا۔ جب بات باہر نکلی تو اس پر وہاں کے دو سیکیورٹی کے ماہرین احمدی تھے وہ خود ہی پہنچ گئے اور ساری رات باہر رہ کر پہرہ دیتے رہے۔ تو بہرحال امریکہ والوں میں بھی بڑا اخلاص ہے۔ میرے دورے کے دوران جب بھی مَیں وہاں دورے پہ گیا ہوں انہوں نے ہمیشہ اخلاص و وفا کا اظہار کیا ہے۔ یہاں بھی امریکہ سے وفود آتے ہیں وہ بھی اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کس طرح ان کو خلافت سے اخلاص و وفا کا تعلق ہے اور ان کا عمل اس بات کو ردّ کرتا ہے کہ وہ صرف دنیاداری میں ملوّث ہیں۔ نوجوان ڈیوٹی دینے والوں نے مستقل میرے ساتھ رہ کر اپنا وقت گزارا ہے، وہ سفر میں ساتھ رہے اور اپنے کاروباروں کو اور نوکریوں کو بعضوں نے داؤ پر لگا دیا، کوئی پروا نہیں کی۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے بتایا کہ ہماری نوکریاں شروع ہوئی تھیں اور جلسے کے لیے آپ سے ملاقات کے لیے رخصت نہیں مل رہی تھی تو ہم نوکریاں چھوڑ کر آ گئے ہیں۔

(ماخوذ از خطبات مسرور، جلد 10، صفحہ 424)

کینیڈا کے خدام ہیں ان کا بھی یہی رویہ ہے۔ نوجوان ہیں، بچے ہیں، عورتیں ہیں۔ دنیا میں چاہے امریکہ ہو یا کینیڈا ہو یا یورپ کا کوئی ملک ہو، ہر جگہ اخلاص و وفا کے نمونے دکھائے جاتے ہیں اور یہ اخلاص و وفا کوئی انسانی کوشش پیدا نہیں کر سکتی۔ چند سال پہلے جرمنی میں مَیں نے ایک خطبہ دیا تھا جس میں خلافت کے ساتھ اطاعت اور وفا کا مضمون بیان کیا تھا۔ وہ صرف جرمنی والوں کے لیے نہیں تھا بلکہ وہ تو ہر ایک کے لیے تھا اور ہونا چاہیے لیکن وہاں کے حالات کی وجہ سے چند مثالیں میں نے جرمنی کی دے دی تھیں۔ بہرحال اس پر دنیا بھر کے احمدیوں نے ردّ عمل دکھایا اور فوری طور پر خلافت کی کامل اطاعت اور مکمل وفا کا اظہار کیا۔ جرمنی والوں نے بھی اسی طرح اظہار کیا اور جرمنی میں تو خاص طور پر بعض نے اس بات پر اظہار کیا کہ ہم میں سے بعض عہدے دار بعض ہدایات کی تاویلیں اور توجیہیں نکالنے لگ جاتے ہیں اور آئندہ ان شاء اللہ ایسا نہیں ہوگا۔ اللہ کرے کہ وہ اس پر قائم بھی رہیں اور دنیا کے ہر ملک میں یہ قائم رہیں۔

(ماخوذ از خطبات مسرور، جلد 12، صفحہ 369)

اردن سے قاسم صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی سب سے خوبصورت اور عظیم دلیل یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے خلافت کی محبت اور اطاعت میرے دل میں خود پیدا کر دی ہے۔ کہتے ہیں چند سال قبل جب میں نے بیعت کا فیصلہ کیا تو میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ کیا واقعی جماعت اب تک حق پر ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد پر گامزن ہے یا نہیں؟ اس وقت تک مجھے خلافت کا کچھ علم نہ تھا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے خواب میں مجھے دکھایا کہ خلیفۃ المسیح سلامتی اور امن پھیلا رہے ہیں اور لڑائی جھگڑا کرنے والوں کے درمیان فیصلہ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ پر رکھا‘‘ یہ خط وہ مجھے لکھ رہے ہیں۔ ’’اور انگوٹھی کو بوسہ دیا۔ اس وقت میں نے آپ کی شفقت اور مہربانی کو محسوس کیا اور میرے دل میں آپ کے لئے غیر معمولی محبت پیدا ہو گئی جو دن بدن بڑھ رہی ہے۔ میں تجدید بیعت کرنا چاہتا ہوں اور آپ کی اطاعت سے نکلنے والے ہر شخص سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں۔‘‘

(جلسہ سالانہ برطانیہ 2017ء سے دوسرے روز بعد دوپہر کا خطاب، الفضل انٹرنیشنل 6/اپریل 2018ء، صفحہ 15)

پھر بلغاریہ ہے وہاں ہمارے مخالفین نے مخالفت کی کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔ اب بڑے عرصے کے بعد جا کے جماعت رجسٹرڈ ہوئی ہے۔ ایک دفعہ رجسٹریشن کینسل ہو گئی تھی۔ بعض احمدی احباب کو بلغاریہ کے مفتی نے لالچ وغیرہ دے کر جماعت سے انکار کرنے کے لیے بھی کہا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی نہ صرف یہ کہ ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر اخلاص کا نمونہ دکھا رہے ہیں اور خلافت احمدیہ کے ساتھ وفا کا تعلق ثابت کر رہے ہیں۔ ایک خاتون تھیں ان کے پاس تین افراد گئے اور جماعت سے انکار اور اپنے ساتھ شامل ہونے پر مدد کا بھی کہا کہ ہم تمہاری مدد کریں گے۔ اس خاتون نے، اس مجاہدہ نے بڑے زور سے کہا کہ احمدیت سچی ہے اور مَیں اپنے خلیفہ سے مل کے آئی ہوں اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ نے مجھے تین چار خوابیں دکھائی ہیں اور بتا دیا ہے کہ یہ جماعت سچی ہے۔ اس لیے اب اسے چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ (ماخوذ از اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 30/جون 2013ء، الفضل انٹرنیشنل، جلد 20، شمارہ 44، مورخہ یکم نومبر 2013ء، صفحہ 14)

بینن کے آج کل جو مبلغ انچارج ہیں وہ لکھتے ہیں کہ نومبائعین کے جلسے میں ایک نومبائع رزاق صاحب نے نومبائعین کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کے نظام میں کسی کو مسئلہ ہو تو وہ چیف کے پاس جاتا ہے۔ نہ بات بنے تو تحصیلدار کے پاس جاتا ہے۔ پھر میئر کے پاس جاتا ہے۔ پھر وزیر کے پاس جاتا ہے پھر صدر مملکت کے پاس اور وہ بھی پتا نہیں آپ کی بات سنے یا نہ سنے، کام کرے یا نہ کرے لیکن جماعت احمدیہ کا نظام تو کمال ہے جماعت احمدیہ کے پاس تو خلیفہ ہے جو ہر ایک کی بولی سمجھتے ہیں اور ہر رنگ و نسل کو نوازتے ہیں۔ کہنے لگے یہ خلافتِ احمدیہ کی ہی برکت ہے کہ ہم قرآن پڑھنے لگ گئے ہیں اور وہ اسلام جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے وہ آج ہم تک پہنچ گیا ہے۔

فرانس سے لیلیٰ صاحبہ کہتی ہیں میں نے 2017ء میں بیعت کی تھی۔ ہر صبح آپ کا خط پڑھتی ہوں جس نے میری زندگی بدل کے رکھ دی ہے۔ آپ کی حفاظت اور تائید اور نصرت کے لیے تمام نمازوں میں دعا کرتی ہوں۔ اب یہ دعا کی تحریک بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی ہوئی ہے۔ بیعت کے بعد ایک نئی انسان بن گئی ہوں۔

مالی کے ریجن ساں (San) کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ہماری ایک جماعت وولوں (Wolon) کے ایک ممبر عبدالرحمٰن کولیبالی صاحب ہیں۔ وفات پا گئے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل اپنے بچوں کو جمع کر کے وصیت کی کہ اگر میں جوان ہوتا اور چل پھر سکتا تو میں جماعت کے مشن میں جا کر بیٹھ جاتا اور جماعت مجھے جو بھی کام دیتی وہ کرتا اور اس کے ساتھ انہوں نے اپنے بچوں کو نصیحت کی کہ ان کا دو ماہ کا چندہ رہتا ہے ان کو ان کی زندگی کا پتا نہیں لیکن وہ ضرور ادا کر دیا جائے تاکہ میں قرض دار ہونے کی صورت میں اس دنیا سے نہ جاؤں۔ تیسری انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت یہ کی کہ خلافت سے وفادار رہنا اور اس سے بے وفائی نہ کرنا اور ہمیشہ چندے دیتے رہنا۔

گیمبیا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک خاتون رحمت جالو صاحبہ ہیں انہوں نے بیعت کی۔ جب انہیں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کا بتایا تو انہوں نے اسی وقت سوڈلاسی ادا کر دیے۔ ان کی چھوٹی سی دکان ہے۔ اپنی حیثیت سے بڑھ کر چندہ دیتی ہیں اور کہنے لگیں کہ مَیں تو صرف اللہ اور خلیفۂ وقت کا پیار چاہتی ہوں۔ یہ تعلق اور محبت ہے جس کی وجہ سے میں دیتی ہوں اور خدا کی خاطر قربانی دے رہی ہوں۔

تاجکستان کے دوست عزت امان صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں جب میری والدہ کی عمر بہتّر سال تھی تو شدید بیمار ہو گئیں۔ پہلے ہی کئی سالوں سے دل کے عارضہ اور ذہنی دباؤ کی وجہ سے بیمار رہتی تھیں لیکن اس بیماری کی وجہ سے ان کی صحت بہت کمزور ہو گئی اور ڈاکٹر کی باتوں سے ہم رشتے داروں میں مایوسی پھیل گئی۔ کہتے ہیں خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات اور اس تعلق کی وجہ سے مجھے یقین تھا کہ میں دعا کے لیے کہوں گا تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ قبول کرے گا۔ بہرحال کہتے ہیں جب مَیں نے لکھا تو دعاؤں کے ساتھ ہومیو پیتھک دوائیاں بھی مجھے ملیں۔ میری والدہ ٹھیک ہو گئیں اور اس وقت جب انہوں نے لکھا تھا میری والدہ کی عمر اناسی سال ہے اور وہ حج کا ارادہ بھی رکھتی ہیں اور یہ خلافت کے ساتھ تعلق اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندگی دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایمان اور یقین پیدا کرنے کے لیے ایسے نظارے دکھا دیتا ہے تاکہ بتائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے تھا اور سچ تھا۔

ایک احمدی بچے کی خلافت سے محبت کا واقعہ طاہر ندیم صاحب لکھتے ہیں کہ ترکی کے دورے کے دوران ایک احمدی دوست کے گھر جانے کا اتفاق ہوا۔ بیٹھے ہی تھے کہ ان کا تین چار سال کا بچہ آیا اور سلام کر کے میرے کان میں کچھ کہنے لگا۔ کان میں کہنے لگا کہ میں نے حضور کو خط بھجوانا ہے۔ کیا آپ لے جائیں گے؟ میں نے کہا ٹھیک ہے لے جاؤں گا کیوں نہیں۔ اس پر وہ بچہ کاغذ پر دو لائنیں، الٹی سیدھی لکیریں کھینچ کر لے آیا۔ میں نے اس سے پوچھا خط میں کیا لکھا ہے؟ کہنے لگا میں نے لکھا ہے کہ حضور مجھے آپ سے محبت ہے۔ کہتے ہیں میں نے یہ خط یہاں دے دیا۔ اس کا جواب بھی میری طرف

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے

جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں

یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

سے چلا گیا۔ جب اس بچے کو جواب ملا ہے تو اس کے والد کے بقول اس کی بھی اور اس کے باقی سب گھر والوں کی بھی خوشی دیدنی تھی۔

اسی طرح ایک اَور بچے کی مثال ہے۔ میسیڈونیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ گذشتہ دنوں بوسنیا کے دورے کے دوران میری ایک دوست سے واقفیت ہوئی۔ پاکستانی دوست تھے تبلیغی گفتگو ہوئی۔ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس نے بتایا کہ کچھ عرصہ قبل دبئی ایئرپورٹ پر ان کی ملاقات ایک فیملی سے ہوئی تھی جن کی ایک تین چار سالہ بچی کہہ رہی تھی ہم سب کو نماز پڑھنی چاہیے اور سچ بولنا چاہیے۔ جب مجھے پتا چلا کہ اس فیملی کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے تو میں نے اس بچی سے پوچھا کہ تمہاری زندگی کی سب سے بڑی خواہش کیا ہے؟ تو کہنے لگی کہ لندن میں پیارے حضور سے ملنا چاہتی ہوں۔ کہتا ہے کہ اس بات نے مجھ پر بہت گہرا اثر چھوڑا کہ اتنی چھوٹی عمر ہے اور اسکی سب سے بڑی خواہش خلیفہ سے ملاقات کرنا ہے۔

اسی طرح آج کل بچوں کی ایک گیم تھی۔ اس پر جب میں نے روکا کہ نہیں کھیلنی اس سے بعض دفعہ غلط عادتیں پڑ جاتی ہیں تو والدین پہلے تو پریشان ہوئے کہ ہم کس طرح بچوں کو روکیں گے لیکن اکثر والدین نے مجھے لکھا کہ آپ کا خطبہ سننے کے بعد بچوں نے خود آ کر ہمیں کہا کہ کیونکہ اب خلیفۂ وقت کی طرف سے آ گیا ہے کہ نہیں کھیلنا تو ہم نہیں کھیلیں گے اور اب بھی اکثر مجھے خط آتے ہیں۔ لوگ لکھتے ہیں کہ کیا ہم یہ کھیل اب اتنی دیر کھیل سکتے ہیں یا کر سکتے ہیں یعنی کہ ان میں ایک احساس ہے کہ خلیفۂ وقت کے ساتھ جو تعلق ہے اس کی وجہ سے ہم نے دھوکا نہیں دینا اور وہ کام کرنا ہے جو خلیفۂ وقت ہماری بہتری کے لیے چاہتا ہے۔

ہونڈوروس کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک مقامی احمدی ''پرسی موریو'' مختلف مسائل کا شکار تھے۔ ان کے حالات کو دیکھتے ہوئے میں نے کہا کہ اپنی پریشانیوں کے حوالے سے دعا کے لیے خلیفۂ وقت کو خط لکھیں۔ جب انہوں نے خط لکھا تو کہتے ہیں کہ ان کے اکثر مسائل خود بخود حل ہونا شروع ہو گئے۔ کہتے ہیں کہ اس سے مجھے ایک غیبی طاقت ملی ہے اور خلافت پہ میرا یقین اور اعتماد بڑھا ہے۔

مراکش سے افَارِی صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے میرے دل اور زندگی کو رحمت اور برکت سے منور کر دیا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ہدایت دی ہے۔ مجھے آپ کو دیکھ کر نشہ سا ہونے لگتا ہے۔ ایک عجیب و غریب احساس ہوتا ہے۔ میں نہ کبھی آپ کے ساتھ بیٹھا نہ کبھی بات کی۔ یقیناً یہ خدا کی عطا کردہ اور سچی محبت ہے۔ اللہ آپ کی تائید و نصرت فرمائے۔

پھر یمن سے ایمان صاحبہ ہیں۔ کہتی ہیں کہ مجھے حضور سے اپنے آپ، اپنے بچوں اور اپنے اہل اور سب لوگوں سے زیادہ محبت ہے۔ اس سے میرے دل کی تسکین اور سرور کا سامان ہوتا ہے اور پھر مجھے امید بھی ہوتی ہے کہ ان شاء اللہ حالات درست ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کے بعد خلافت اس لیے قائم ہوئی کہ بگاڑ کی اصلاح ہو اور ہمارے ہموم دنیا سے بوجھل دلوں میں امید پیدا ہو۔ میری حالت تو ایسی ہے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اے خدا! اگر تُو ہم سے ناراض نہیں تو پھر ہمیں اَور کسی بات کی پروا نہیں۔ میری خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مَیں ان خوش قسمتوں میں سے ہوں جن سے آپ محبت کرتے ہیں اور جن سے اور جنکی ازواج اور اولاد سے آپ خوش ہیں۔

پھر توفیق صاحب تیونس سے ہیں۔ یہ لکھتے ہیں ہمیں آپ سے محبت ہے۔ ہم آپ کی کشتی پر سوار ہیں اور اس میں تربیت پائی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چشمہ سے کھایا پیا۔ ہم اپنے عہد پر قائم ہیں۔ آپ کے ساتھ جڑے بغیر ہماری اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ہم دنیا نہیں چاہتے صرف یہ تمنا ہے کہ ہمارے بارے میں یہ کہا جائے کہ فلاں اس مبارک جماعت کی پیروی کی برکت سے کامیاب ہو گیا۔ عہد پر قائم رہنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق ملے اور مسلمانوں کے اتحاد کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

بہرحال یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں جو اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ دلوں میں اخلاص و وفا کا تعلق اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے اور کوئی دنیاوی طاقت اسے چھین نہیں سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورا ہوتے تم دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے اکثریت کو ان وعدوں کو پورا ہوتے دیکھنے کی توفیق ملے۔

اب ایم ٹی اے کے بارے میں بھی مَیں ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کے بارے میں تھا۔ بہرحال 27/مئی سے، یوم خلافت والے دن سے ایک نئی ترتیب کے ساتھ یہ چینل شروع کیے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل میں بیان کر دیتا ہوں۔ شروع میں بعض جگہ امریکہ میں خاص طور پر کچھ تھوڑی سی مشکل بھی پیش آئی تھی لیکن اب امید ہے حل ہو گئی ہوگی۔ لیکن بہرحال اس نظام کے ساتھ جو شروع کیا گیا ہے میں یہ کچھ بتا دینا چاہتا ہوں کہ مختلف ریجنز کے اعتبار سے ایم ٹی اے کو آٹھ چینلز میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔

ایم ٹی اے وَن جو ہے یہ چینل عموماً یوکے اور یورپ کے بعض علاقوں کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ اس چینل کی مین لینگوئج (main language)، جو زبانیں ہیں وہ انگریزی اور اردو ہوں گی۔ اسی چینل پر انگریزی اور اردو زبانوں کے پروگرام نشر کیے جائیں گے نیز بعض دوسری زبانوں کے پروگرام بھی انگریزی اور اردو ترجمے کے ساتھ نشر کیے جائیں گے۔ میرے لائیو نئے ریکارڈڈ پروگرام بھی اسی چینل کے پروگرام MTA 1 ورلڈ کے طور پر باقی تمام چینل پر بھی نشر ہوں گے۔

MTA 2 یورپ۔ یہ چینل یورپ اور مڈل ایسٹ کے ممالک کے ناظرین کیلئے ہوگا۔ اس پر اردو، انگریزی، ٹرکش، فرنچ، سپینش، جرمن، ڈچ، رشین اور Persian (فارسی) زبانوں کے پروگرام نشر کیے جائیں گے۔ اس پر اس وقت مختلف زبانوں کی دو دو گھنٹے کی سروسز چلتی ہیں۔ مذکورہ بالا زبانوں کے پروگراموں کا اسی طرح پر اضافہ کر دیا جائے گا۔

MTA 3 العربیۃ۔ یہ چینل اسی طرح چلتا رہے گا جس طرح اس وقت چل رہا ہے۔ اس چینل کی مین (main) زبان عربی ہوگی۔

MTA 4 افریقہ۔ یہ چینل مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ کے ممالک کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ اس چینل کی مین لینگوئج یا مین لینگوئجز انگریزی، فرنچ اور سواحیلی ہوں گی اور انہی زبانوں کے پروگرام اس پر نشر کیے جائیں گے۔

MTA 5 افریقہ۔ یہ چینل مغربی افریقہ کے ممالک کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ اس چینل کی جو مین زبان ہے وہ انگریزی ہوگی۔ اس کے علاوہ کریول، ہاؤسا، چوئی اور یوروبا زبانوں کے پروگرام بھی نشر کیے جائیں گے۔

MTA 6 ایشیا۔ یہ چینل ایشیا سیٹ پر ہوگا اور ایشیا، فار ایسٹ، انڈونیشیا، جاپان، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور رشیا وغیرہ ممالک کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ اس چینل کی جو مین زبانیں ہیں وہ اردو، انگریزی اور انڈونیشین ہوں گی۔ اس پر اردو، انگریزی، بنگالی، پشتو، سندھی، سرائیکی، فارسی، انڈونیشین اور رشین زبانوں کے پروگرام نشر کیے جائیں گے۔ پہلے بھی اس طرح ہو رہے ہیں لیکن وقت کے حساب سے ان کی اس طرح تھوڑی سی تقسیم کر دی گئی ہے۔ متعلقہ ملکوں کو وہ پروگرام مل چکے ہوں گے۔

MTA 7 ایشیا۔ یہ HD چینل ہے، چھوٹی ڈش پر دیکھا جائے گا۔ یہ انڈیا، پاکستان، بنگلہ دیش، سری لنکا اور نیپال وغیرہ ممالک کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ اس چینل کی جو زبانیں ہیں وہ اردو، بنگالی اور ہندی ہوں گی۔ ان کے علاوہ اس پر تامل اور ملیالم زبانوں کے پروگرام بھی نشر کیے جائیں گے۔

MTA 8 امریکہ۔ یہ چینل امریکہ، نارتھ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ پہلے بھی یہ چل رہا ہے۔ اس میں تھوڑی سی ترتیب بدلی گئی ہے۔ تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے۔ بہرحال اصل میں تو اصولی طور پر یہ وہی سارے چینل اسی طرح جاری ہیں جس طرح پہلے جاری تھے۔ بہرحال یہ جو اس میں ایم ٹی اے آٹھ امریکہ کا نام دیا گیا ہے یہ امریکہ، نارتھ امریکہ اور کینیڈا وغیرہ کے ناظرین کے لیے ہوگا۔ چینل کی زبانیں انگریزی اور اردو ہوں گی۔ اس کے علاوہ فرنچ اور سپینش زبانوں کے پروگرام بھی اس پر نشر کیے جائیں گے۔

ایم ٹی اے کے جو لائیو پروگرام ہیں۔ ان میں ایم ٹی اے کے درج ذیل لائیو پروگرام مختلف چینلز پر نشر ہوں گے:

راہ ھدیٰ، الحوار المباشر اور بنگلہ پروگرام ایم ٹی اے کے تمام چینلز پر۔ ان پروگراموں کا ترجمہ ان چینلز کی مین لینگوئجز کے ساتھ نشر کیا جائے گا اور پھر ایم ٹی اے جرنل (Journal)، اسلام سوئسٹین (Sesiyetin) یہ جرمنی کی زبانیں ہیں یا الفاظ ہیں۔ یہ MTA 2 یورپ پر نشر کیے جائیں گے۔ Horizen de Islam یہ ایم ٹی اے 1، ایم ٹی اے 2 یورپ، ایم ٹی اے 4 افریقہ اور ایم ٹی اے 5 افریقہ پر اس چینل کی مین لینگوئج کے ساتھ فرنچ میں نشر کیا جائے گا۔ اس کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ آتا رہے گا اور اسی طرح انتخابِ سخن وغیرہ کے جو پروگرام ہیں وہ بھی ایم ٹی اے 1 پر اور ایم ٹی اے 2 پر یورپ پر ایم ٹی اے 6 ایشیا پر اور ایم ٹی اے 7 ایشیا پر نشر ہوگا۔

بہرحال چینلوں کے حساب سے بھی یہ تھوڑی سی تبدیلی کی گئی ہے اور شاید بعض دفعہ سیٹنگ میں بھی عموماً کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ پہلے ہی چل رہے ہیں۔ اسی طرح مختلف چینلوں کو اس حساب سے یہ نام دیے گئے ہیں۔

بہرحال یہ جو نظام بنایا گیا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے اور ایم ٹی اے کو پہلے سے بڑھ کر اسلام کا حقیقی پیغام دنیا کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دُور کر سکتے ہیں
اور نہ کوئی اَور حیلہ، اس کیلئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دُعا ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 132)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گزارے ہیں
اب اس کا خزاں گذر چکا ہے اور اب اس کے واسطے موسم بہار ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 165)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

کلامُ الامام

جب تک آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں
جو آزمائش کیوقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کیوقت انکا ایمان ڈگمگا جاتا ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 158)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

تمہارے لئے اُسوہ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے
دیکھو وہ کیسے دُنیا سے باہر ہو گئے تھے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 131)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

خطبہ عید الضّحٰی

تقویٰ کی روح سے کی گئی قربانی خدا تعالیٰ کو پسند ہے

اگر تمہاری قربانیاں صرف دنیاداری اور دکھاوے کی قربانیاں ہیں اور ان میں روح نہیں جو ایک متقی میں ہونی چاہیے تو پھر یاد رکھو تمہاری قربانیاں بے فائدہ ہیں

خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی

ایک آدھ نماز کو چھوڑنا پھر نمازوں سے لاپرواہ کر دیتا ہے، چھوٹی چھوٹی لغویات میں مبتلا ہونا دین سے دور ہٹا دیتا ہے

اگر حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنا ہے تو پھر ہر لغو چیز سے ہمیں اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے

’’ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا تقویٰ ہے‘‘

دعائیں بہت کریں، اپنے ایمان میں بڑھیں، اپنے بھائیوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی کوشش کریں، یہی وہ سبق ہے جو قربانی کی عید ہمیں دیتی ہے

شہدائے احمدیت کی بلندیٔ درجات، ان کے پسماندگان، مبلّغینِ سلسلہ، اسیرانِ راہِ مولیٰ اور قربانی کے دَور سے گزرنے والے پاکستان کے احمدیوں کیلئے دعا کی تحریک

خطبہ عید الاضحیٰ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 12 راگست 2019ء بمطابق 12 رظہور 1398 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے) یو.کے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۚ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ۚ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (الحج:38)

اس آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لیے اُنہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

آج ہم عید الاضحیٰ جسے عید قربانی بھی کہا جاتا ہے منا رہے ہیں۔ مکے میں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں بھی مسلمان لاکھوں جانور آج ذبح کر رہے ہیں اور کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گو یہ جانوروں کی قربانی عبادت کا حصہ ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور وہ لوگ جو عمرہ اور حج نہیں بھی کر رہے لیکن توفیق رکھتے ہیں ان کیلئے بھی قربانی کے جانور ذبح کرنا ایک اچھی بات ہے لیکن اگر تمہاری قربانیاں صرف دنیاداری اور دکھاوے کی قربانیاں ہیں اور ان میں وہ روح نہیں جو ایک متقی میں ہونی چاہیے تو پھر یاد رکھو تمہاری قربانیاں بے فائدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی خون کا پیاسا نہیں ہے، بھوکا نہیں ہے کہ لاکھوں جانوروں کے خون اور گوشت کی اسے حاجت ہے اور پھر وہ ان لوگوں کو جو اس کی یہ حاجت پوری کریں خوش ہو کر جنت کی بشارت دیتا ہے۔ اُس کو تو کوئی ضرورت نہیں اس چیز کی۔ پس اگر کسی کا دل تقویٰ سے خالی ہے تو قربانی کے نام پر تم درجنوں جانور بھی ذبح کر دو یا کسی ملک میں لاکھوں جانور بھی ذبح ہو جائیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں بن سکتے۔

پس ہمیشہ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز تقویٰ ہے اور تقویٰ کی روح سے کی گئی قربانی خدا تعالیٰ کو پسند ہے اور اس ظاہری قربانی میں دل میں تقویٰ رکھنے والے کا یہ اظہار ہے اور ہونا چاہیے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کرنے کیلئے تیار ہوں اور جس طرح یہ جانور جو انسانوں کے مقابلے میں بہت معمولی چیز ہیں اس لیے ان کی قربانی دی جا رہی ہے، ایک ادنیٰ چیز کو اعلیٰ کیلئے قربان کیا جا رہا ہے اسی طرح میں بھی اس قربانی سے سبق لیتے ہوئے اپنے سے اعلیٰ چیز کیلئے، اعلیٰ مقاصد کیلئے ہر قربانی کرنے کیلئے تیار رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ میں اس قربانی سے یہ سبق لے رہا ہوں کہ میں جو عہد کرتا ہوں اور کر رہا ہوں کہ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہے اس کو ہر حال میں پورا کرنے کیلئے تیار رہوں گا۔ میرے کسی فعل میں دنیاداری اور نفس کی ملونی نہیں ہوگی۔ پس یہ عید قربانی ہمیں اگر ہمارے فرائض، ہماری ذمہ داریاں اور عہد دلانے والی نہیں تو یہ ایسی عید ہے جو ہم صرف ایک ظاہری میلے کی طرح منا رہے ہیں۔ یہ عید ہم میں تقویٰ پیدا کرنے کا ذریعہ نہیں بن رہی۔ یہ عید ہمیں قربانیوں کی اہمیت کا احساس نہیں دلا رہی۔ یہ عید ہمیں ہماری ذمہ داریوں سے آگاہ نہیں کر رہی۔ یہ عید ہمیں اپنے عہد کو پورا کرنے کا احساس نہیں دلا رہی۔ صرف ہم نے قربانی کی اور بھیڑ، بکری یا گائے بھی ذبح کر کے خود بھی اس کا گوشت کھایا اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو بھی کھلایا تو یہ سب بے فائدہ ہے اگر اس میں قربانی کی روح نہیں۔

فائدہ تو تبھی ہے جب ہم اپنے عہد کو پورا کرنے والے بنیں۔ اپنی گردنیں خدا تعالیٰ کے آگے رکھ دیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس کے بندوں کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوں کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور پھر احمدی مسلمان بنایا۔ جس نے زمانے کے امام مسیح موعود اور مہدی معہود کے ہاتھ پر یہ عہد کیا ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا، جان، مال، وقت، عزت اور اولاد کو قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہوں گا اور پھر اس عہد بیعت کے تسلسل کو قائم رکھتے ہوئے خلافت احمدیہ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے کامل شرح کے ساتھ عہدِ بیعت نبھاؤں گا۔ پس جب یہ سب کچھ ہوگا تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رضا پانے والے لوگوں میں شامل ہونے کی خوشخبری دیتا ہے۔

پس اگر یہ روح ہمارے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور ہمارے عمل اس کے مطابق ہو جاتے ہیں تو ہم بھی ان خوشخبری پانے والے لوگوں میں شامل ہونے کی امید رکھ سکتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خوش ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں بیان مضمون اور اس کی حکمت اور فلسفے کو بیان فرماتے ہوئے ایک موقعے پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ظاہری نماز اور روزہ اگر اسکے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی ریاضتیں کرتے ہیں، بڑے مجاہدے کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں، ایک ہی پوزیشن میں ہاتھ رکھا، بلڈ کی سرکولیشن ختم ہو گئی، ہاتھ سوکھ گیا اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے ہیں اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے۔ ایک ظاہری چیز تو ہو جاتی ہے لیکن وہ روحانیت، وہ نور جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ نہیں ان کو ملتا، فرمایا کہ بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے یعنی روح سے اس کا تعلق کم ہوتا ہے۔ ظاہری جسمانی ریاضت ہوتی ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا اسی لیے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ فرمایا کہ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا، ظاہری جو چھلکا ہے اس کو پسند نہیں کرتا وہ مغز چاہتا ہے، اس میں روح کیا ہے، اصل چیز کیا ہے وہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ اب سوال یہ ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کو گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے تو پھر قربانی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمایا کہ اور اسی طرح نماز اور روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے، روح سے عبادت کر لی اور ظاہری جو حرکات ہیں نماز کی اس کی کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صبح سے لے کر شام تک کھائے پیے بغیر رہنے کی، روزہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ دل سے مان لیا، روح کو اس بات کا قائل کر لیا کہ بھوکے رہنا اور غریب کا خیال رکھنا ضروری ہے یا کسی بھوکے کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ اس کا جواب یہی ہے کہ یہ بات بالکل پکی ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں ملتی۔ یعنی ظاہری حرکات اگر نہیں ہو رہیں، جسم کا مجاہدہ نہیں ہو رہا تو روح پر اس کا اثر نہیں ہوتا اور اس میں وہ نیازمندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے۔ ظاہری حالتیں ہیں نماز کی مختلف حالتیں ہیں اور نماز کی مختلف حالتیں عاجزی اور نیازمندی پیدا کرنے کیلئے ہیں اور یہ اس بات کا اظہار ہے کہ ہماری روح بھی اسی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑی ہے، اسی طرح رکوع کر رہی ہے، اسی طرح سجدہ کر رہی ہے اور یہ مقصد ہونا چاہیے، یہ عبادت کا مقصد ہے۔ اور فرمایا

کہ جو جسم سے کام لیتے ہیں اور روح کو اس میں شریک نہیں کرتے، ظاہری حرکات کر لیں اور اصل جو روح ہے نماز کی وہ قائم نہیں، یہ پتا ہی نہیں کہ کیا پڑھ رہے ہیں یا کوئی بھی عبادت کر رہے ہیں تو یہ پتا ہی نہیں کیا کر رہے ہیں۔ قربانی کر رہے ہیں تو یہی علم نہیں کہ کس لیے ہم قربانی کر رہے ہیں، روزہ رکھ رہے ہیں تو یہی نہیں پتا کہ کس لیے روزہ رکھ رہے ہیں، مقصد کیا ہے تو فرمایا کہ روح کو اس میں شریک نہیں کرتے تو وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہیں اور یہ جوگی اسی قسم کے لوگ ہیں جو ظاہری جسمانی عبادتیں کرتے ہیں۔ فرمایا روح اور جسم کا باہم خدا تعالیٰ نے ایک تعلق رکھا ہوا ہے اور جسم کا روح پر اثر پڑتا ہے۔ غرض جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں برابر چلتے ہیں۔ روح میں جب عاجزی پیدا ہوتی ہے پھر جسم میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ انسان کا دل عاجز ہو اس کا روح پر اثر پڑتا ہے اور پھر جسم میں بھی عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ اس لیے جب روح میں واقعی میں عاجزی و نیازمندی ہو تو جسم میں اس کے آثار خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں اور ایسا ہی جسم پر ایک الگ اثر پڑتا ہے تو روح بھی اس سے متاثر ہو رہی ہوتی ہے۔ ظاہری حرکات جب ہوتی ہیں تو روح بھی متاثر ہوتی ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 4، صفحہ 420-421)

پس یہ ظاہری قربانیاں ہماری روح کو جھنجھوڑنے کیلئے ہیں، یہ سمجھانے کیلئے ہیں کہ جس طرح یہ ادنیٰ چیز تمہارے لیے قربان ہوگئی اسی طرح ایک حقیقی مومن کی شان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہر قربانی کیلئے تیار رہے۔ اپنے جسم کو بھی قربانی کیلئے تیار کرو اور روح کو بھی۔ اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند کرو۔ اسی تقویٰ کے بلند معیار کے حصول کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک جگہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

’’اس سے‘‘ یعنی اللہ تعالیٰ سے ’’اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔‘‘ فرمایا کہ ’’جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔‘‘ (چشمہ معرفت، روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 99 حاشیہ)

پس یہ مقام ہے جسے ہمیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے اس تقویٰ کے معیار کو حاصل کرتے ہوئے وہ قربانی پیش کی تھی جس کی یاد میں آج مسلمان دنیا کے ہر ملک میں جہاں بھی وہ ہیں جمع ہوئے ہیں اور اس قربانی کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں۔ اس خاندان کی قربانی نے کسی بھی عمر اور طبقے کے مسلمان کو یہ عذر پیش کرنے والا نہیں رہنے دیا کہ ہم کس طرح تقویٰ کا یہ اعلیٰ معیار پیش کرتے ہوئے قربانی کر سکتے ہیں۔ مرد نے بھی قربانی دی، عورت نے بھی قربانی دی اور بچے نے بھی قربانی دی۔ اس چھری کے نیچے آنے کی قربانی سے بہت بڑھ کر یہ قربانی تھی کہ بے آب و گیاہ جگہ میں کھجوروں کی ایک تھیلی اور پانی کے ایک مشکیزے کے ساتھ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر زندگی گزارنے کیلئے وہ عورت تیار ہوگئی۔ وہ عورت جس کو اپنی جان سے زیادہ اپنے بچے کی جان پیاری تھی لیکن اللہ تعالیٰ پر یقین اور توکّل تھا اس لیے اس قربانی کیلئے تیار ہوگئی کہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی جانے والی قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی اور خوش خبری ملتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت ہاجرہؑ کو یہ ادراک تھا۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے اگر تم اللہ کے سہارے پہ، حکم پہ ہمیں چھوڑ رہے ہو تو کوئی پروا نہیں۔ جاؤ۔ اللہ ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب یزفون ......، حدیث 3364)

پس خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کبھی ضائع نہیں جاتی اور خوش خبریاں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی چادر میں ایک متقی لپیٹا جاتا ہے اور یہ نمونے انہوں نے دیکھے، اور یہ نمونے ہزاروں بزرگوں نے دیکھے، ہزاروں لوگوں نے دیکھے۔ ہر شخص جو اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کیلئے ہر دم تیار رہتا ہے اس کی فکریں، غم اور دکھ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے یا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے خوشیوں میں بدل جاتی ہیں۔ وہ عورت اپنی اور بچے کی قربانی کیلئے تیار ہوگئی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بن جائے اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی اس قربانی کو ایسا نوازا کہ اس قربانی کو تا قیامت زندہ کر دیا اور پھر یہ بھی، سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کی نسل میں سے ایک عظیم نبیؐ پیدا ہوئے جس کی قوت قدسی نے پھر ایسی جماعت پیدا کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا ہر شخص مرد، عورت، بچہ تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کو چھوتے ہوئے ایسی قربانی کی مثالیں دینے والا بنا جس کی مثالیں ڈھونڈنا دنیا میں مشکل نظر آتا ہے۔ آج کل خطبات میں جب مَیں بدری صحابہ کے حالات پیش کر رہا ہوں اس میں عورتوں اور بچوں کے حالات اور معیار قربانی کا بھی ضمناً ذکر آ جاتا ہے اور اس ضمناً ذکر میں بھی ان کی قربانیوں اور تقویٰ کے معیار کے ایسے نمونے ہیں جو سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق ان کے عمل ہمارے لیے نمونہ ہیں، اسوۂ حسنہ ہیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح الجزء الثانی، صفحہ 414، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، حدیث 6018، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

پس اس زمانے میں جب ہم نے مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کو مانا ہے تو اس بات کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارا ہر ایک قسم کی نیکی کا بجا لانا اور نیکی کے بجا لانے کا معیار ان لوگوں کے برابر ہے یا ہم کم از کم اس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے قائم فرمایا تھا؟ ہم آخرین کی جماعت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کیلئے ہمیں اپنے نمونے بھی دکھانے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے اندر بھی ایک طبقہ ہے جو یہ حالت پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی حالت ہے، جو تقویٰ پر چلنے والوں کی حالت ہے، جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کی حالت ہے لیکن دنیا داری نے ہم میں سے بھی ایک حصے میں، ایک طبقہ میں وہ حالت پیدا کی ہوئی ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد تو کرتے ہیں لیکن تقویٰ کی وہ حالت نہیں جو ایک حقیقی تقویٰ پر چلنے والے کی ہونی چاہیے۔ اور وہ حالت کیا ہے؟ اس حالت اور اس کے معیار کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے ایک دو ارشادات پیش کر دیتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

انسان کو دقائق تقویٰ کی رعایت رکھنی چاہیے، یعنی تقویٰ کی جو باریکیاں ہیں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے۔ فرمایا کہ سلامتی اسی میں ہے کہ ان باریکیوں کو سامنے رکھو۔ اگر چھوٹی چھوٹی باتوں کی پروا نہ کرے تو پھر ایک دن وہی چھوٹی چھوٹی باتیں کبائر کا مرتکب بنا دیں گی، پھر بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں اور وہی چھوٹی باتیں پھر بڑے گناہوں کی طرف لے جاتی ہیں، دین سے دور ہٹا دیتی ہیں۔ فرمایا تم اپنے زیرِ نظر تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو حاصل کرنا رکھو اور اس کیلئے دقائق تقویٰ کی رعایت ضروری ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 106)

پس بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ آپؑ کا ارشاد بڑا واضح ہے کہ اگر لا پروا ہو گئے، اگر یہ خیال آ گیا کہ یہ چھوٹی سی غلطی ہے یا یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کے بارے میں اتنا پریشان ہوا جائے یا اتنی سختی کی جائے تو پھر یہی باتیں بڑے گناہ بن جاتے ہیں۔ ایک آدھ نماز کو چھوڑ دینے والے بعض کہتے ہیں جی نمازیں ہم نہیں پڑھتے ایک آدھ چھوٹ جاتی ہے۔ ایک آدھ نماز کو چھوڑنا پھر نمازوں سے لا پروا کر دیتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی لغویات میں مبتلا ہونا دین سے دور ہٹا دیتا ہے۔ پس اگر حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنا ہے تو پھر ہر لغو چیز سے ہمیں اپنے آپ کو بچانے کی ضرورت ہے۔

پھر تقویٰ کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقعے پر آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے۔ بڑا تفصیل سے لکھا ہوا ہے کہ کیا چیزیں کرنے والی ہیں، کیا نہیں کرنے والی اور مختلف احکامات ہیں۔ فرمایا اور مختلف قسم کے احکامات کی کئی سو شاخیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان کی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز یہ منظور نہیں کہ زمین پر فساد کرے۔ اس نے مخلوق پیدا کی ہے۔ اس کا مقام یہ نہیں ہے کہ زمین پر فساد پیدا کرے۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔

پھر آپؑ نے فرمایا ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا تقویٰ ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 374-375)

پس یہ ہے تقویٰ کی باریکی۔ جو وحدت کا دشمن ہو اس میں تقویٰ کس طرح ہو سکتا ہے۔ پس یہ بڑے فکر اور خوف کی بات ہے اگر ہم اپنے بھائی کو دکھ دیتے ہیں تو ہم وحدت کے دشمن ہیں۔ اگر ہم کہیں خیانت کرتے ہیں تو ہم وحدت کے دشمن ہیں۔ اگر ہمارے دل میں بدخیال پیدا ہوتا ہے تو یہ تقویٰ سے دوری ہے اور ایسے خیالات سے ہم نے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرنی ہے تبھی ہم وحدت قائم کر سکتے ہیں، تبھی ہم اس عہد کو پورا کر سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم نے کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کرے کہ ہم سچے تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ یہ قربانی کی عید ہمیں قربانی کا صحیح فہم و ادراک دلانے والی ہو۔ ہم اپنے نفس کو ہر برائی سے پاک کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ تقویٰ کی باریک راہوں کو سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوں۔ ان لوگوں میں شامل ہوں جنہیں خدا تعالیٰ خوش خبری عطا فرماتا ہے۔

آج اس قربانی کی عید میں ان لوگوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے اپنی جانوں کی بھی قربانی جماعت کیلئے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ انکی نسلوں کو ہمیشہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے وابستہ رکھے، جوڑے رکھے۔ ان کے حق میں ان قربانی کرنے والوں، ان بچوں کے حق میں، نسلوں کے حق میں، شہداء کی نسلوں کے حق میں ان کی شہداء کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

پھر ان مبلغین کے درجات کیلئے بھی دعا کریں جو ابتدا میں بڑی قربانی کر کے دور دراز ممالک میں گئے اور اسلام کا حقیقی پیغام ان قوموں کو پہنچایا جو بالکل اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان مبلغین کی نسلوں میں بھی اخلاص و وفا اور ایمان و ایقان پیدا فرمائے اور اسے قائم رکھے۔

پھر دعاؤں میں انہیں بھی یاد رکھیں جو اس وقت دین کی خاطر قربانیاں دے رہے ہیں اور اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق دے اور ہر ایک نفس کی ملونی سے پاک ہو کر وہ خدمت دین کرنے والے ہوں۔ پھر ان کی قربانیوں کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ کیلئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ جلد ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ جو لوگ ظالمانہ قانون کی وجہ سے ایک لمبے عرصے سے قربانیوں کے دَور سے گزر رہے ہیں پاکستان میں یا اَور کسی جگہ پر اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے جلد ان کو اس ظلم سے نجات دلائے۔

اللہ تعالیٰ ہماری بھی پردہ پوشی فرمائے۔ ہم پر رحم فرمائے۔ ہم میں سے ہر ایک کو ایمان اور ایقان میں بڑھائے۔ ہم پہلے سے بڑھ کر احمدیت اور حقیقی اسلام کی ترقی کے نظارے دیکھنے والے ہوں تا کہ حقیقی عید کی خوشیاں ہم دیکھ سکیں۔

پس یہ دعائیں بہت کریں، اپنے ایمان میں بڑھیں، اپنے بھائیوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی کوشش کریں۔ یہی وہ سبق ہے جو قربانی کی عید ہمیں دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆...... خطبہ ثانیہ ......☆......

دعا کر لیں۔ (دعا) آپ کو بھی اور تمام دنیا کے احمدیوں کو بھی عید مبارک ہو۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تقویٰ کی جڑ خدا کیلئے خاکساری ہے — عفّت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں — تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دُور جاتے ہیں

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

کے فضل سے یہاں پہلی دفعہ نفوذ ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد 849 ہے۔ ان نئی جماعتوں کے علاوہ 1499 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں گھانا سرِ فہرست ہے۔ یہاں امسال 171 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اس کے بعد دوسرے نمبر پر نائیجیریا ہے جہاں 102 مقامات پر نئی جماعتیں بنی ہیں۔ تیسرے نمبر پر آئیوری کوسٹ ہے جہاں 83 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ پھر بینن اور سیرالیون ہیں یہاں 78، 78، نائیجیریا میں 46، لائبیریا میں 45، کانگو کنشاسا میں 43، گنی بساؤ میں 24، مالی میں 23، اور اس طرح بہت سارے ممالک ہیں جہاں جماعتیں قائم ہوئیں۔

نئی جماعتوں کے قیام کے واقعات تو بہت سارے ہیں ایک آدھ میں ذکر کر دیتا ہوں۔ لائبیریا سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی (Cape Mount County) کے تبلیغی دورے کے دوران ایک گاؤں سانگا (Sanga) میں پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا، جماعت کے قیام کی غرض و غایت بتائی لیکن گاؤں کے لوگوں نے عدم دلچسپی کا مظاہرہ کیا اور پروگرام کامیاب نہ ہوا لہٰذا ہم واپس آ گئے۔ دعا کی کہ اللہ ہی ان لوگوں کے دل پھیرنے والا ہے۔

چنانچہ کہتے ہیں کہ اگلے دن اس گاؤں کا امام خود چل کر ہمارے سینٹر میں پہنچا اور کہا کہ میں آپ لوگوں کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا ہوں۔ جب اس سے دوبارہ جانے کا مقصد پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ میں آپ کو وہاں جا کر بتاؤں گا۔ گاؤں پہنچے تو وہاں لوگ پہلے سے ہی جمع تھے انہوں نے بتایا کہ کل آپ لوگ جب تبلیغ کے لیے آئے تھے تو ہمارے گاؤں کی ایک عمر رسیدہ خاتون گاؤں میں موجود نہیں تھیں۔ آج صبح وہ واپس آئیں اور انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کل کوئی اجنبی ہمارے گاؤں میں آئے تھے؟ میں نے انہیں بتایا کہ اس طرح کل احمدیہ جماعت کے لوگ تبلیغ کے لیے آئے تھے۔ اس خاتون نے بتایا کہ کل رات میں نے خواب میں دیکھا کہ دو اجنبی ہمارے گاؤں میں ہیں جن کا ارادہ تھا کہ ہماری مسجد پر جھنڈا لگائیں لیکن گاؤں والے راضی نہیں ہوتے اور وہ واپس چلے جاتے ہیں اور خواب میں ہی مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ وہ جھنڈا اسلام کا جھنڈا ہے۔ امام صاحب نے کہا کہ خدا تعالیٰ نے ہماری غفلت کے باوجود اشارۃً سمجھا دیا کہ جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام پیش کرتی ہے اس لیے اب گاؤں والوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے 157 مردوزن نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی۔

اسی طرح بینن سے مبلغ لکھتے ہیں کہ گاؤں 'جیگا' میں جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ اس گاؤں کے ایک دوست دیمو ابوبکر صاحب نے قریبی گاؤں سے جماعت کے جلسہ سالانہ کے بارے میں سنا اور وہاں جانے کا پروگرام بنا لیا۔ جب وہاں کے غیر احمدی امام کو خبر ملی تو اس نے ابوبکر صاحب کو بلا کر بہت سی من گھڑت کہانیاں سنائیں اور کہا کہ اگر ایسے لوگوں کے اجتماع میں جاؤ گے تو مسلمان نہیں رہو گے۔ اس پر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔

چند روز بعد ایک دوسرے گاؤں میں اتفاقاً ان کی ملاقات جماعت کے مشنری تاہے قاسم صاحب سے ہوئی جو احباب جماعت کو جلسہ کی برکات کے بارے میں سمجھا رہے تھے۔ اس پر ابوبکر صاحب نے ہمارے مشنری کو کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو ہمارے گاؤں کے امام نے ہمیں بتایا ہے کہ تم لوگ اسلام سے دور ہو اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہو۔ اس پر مشنری صاحب نے کہا کہ جلسے میں شامل ہو کر خود دیکھ لو۔ پتا لگ جائے گا کہ کون جھوٹا ہے اور کون سچا ہے۔ اگر تم وہاں کوئی بھی غیر اسلامی چیز دیکھو تو تمہارے سفر کے اخراجات ہم ادا کر دیں گے۔ اس پر ابوبکر صاحب تیار ہو گئے اور جلسے پر ساتھ چلے گئے۔ وہاں جا کر جلسے کے ماحول سے بڑے متاثر ہوئے مگر احمدیت قبول نہیں کی اور کہا کہ ایک بات ہے جو میری سمجھ میں نہیں آئی اور اس کا جواب میں اپنے امام سے جا کے پوچھنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ واپس آ کر سیدھا وہ غیر احمدی مولوی کے پاس گئے اور کہا کہ کوئی ایسی نماز بھی ہے جو فجر سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ غیر احمدی کو یہ نہیں بتایا کہ میں وہاں احمدیوں کے جلسے سے ہو کر آیا ہوں چنانچہ اس غیر احمدی مولوی نے تہجد کی فضیلت پر ایک لمبی تقریر کر دی۔ جب وہ بات ختم کر چکا تو ابوبکر صاحب نے باقی لوگوں کو بھی وہاں بلا لیا اور مولوی کو کہا تم تو ہمیں صرف جھوٹ سکھا رہے تھے۔ میں احمدیوں کے جلسے میں گیا تھا۔ میں نے وہاں ایک بھی غیر اسلامی بات نہیں دیکھی بلکہ مختلف نسلوں کے لوگوں میں جو باہمی محبت میں نے وہاں دیکھی وہ بیان سے باہر ہے۔ ہاں صرف ایک ہی نئی چیز دیکھی ہے اور وہ تہجد تھی۔ چنانچہ ان کے ذریعے سے اس گاؤں میں 255 بیعتیں ہوئیں اور غیر احمدیوں کی مسجد بھی جماعت کو مل گئی اور ایک نئی جماعت کا قیام عمل میں آیا۔

اس کے اَور بہت سارے واقعات ہیں وقت نہیں کہ میں سارے بیان کروں۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد جو ہیں ان کی مجموعی تعداد 355 ہے جن میں سے 139 نئی مساجد ہیں اور 216 بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔ اس میں کینیڈا، امریکہ، یوکے، جرمنی اور ہندوستان میں 6 مساجد کا اضافہ ہوا اور وہاں بھی 571 مساجد ہیں۔ انڈونیشیا، گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، گیمبیا، گنی بساؤ، تنزانیہ، یوگنڈا، بورکینا فاسو، مالی، کونگو کنشاسا، بینن، نائیجر، کیمرون، سینیگال، گنی کناکری، برونڈی، چاڈ، فلپائن ان سب جگہ نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں۔

مساجد کے تعلق میں بعض واقعات ہیں ایک کا ذکر کر دیتا ہوں۔ شانگا ریجن کے گاؤں میں مسجد کی تعمیر اس سال مارچ میں شروع ہوئی۔ یہ نومبائعین کی ایک جماعت ہے جہاں احباب نے انتہائی جوش اور جذبے سے اور بڑی محبت سے مسجد کی تعمیر کے ہر کام میں حصہ لیا۔ بنیادوں کی تعمیر کیلئے اس جماعت کے احباب دور پہاڑوں سے پتھر اکٹھے کر کے لاتے۔ جب بنیادوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو گیا تو اس کے بعد بنیادوں میں بھرتی ڈالنے کیلئے مٹی بھی خود اکٹھی کر کے لاتے۔ اس سارے کام میں مردوں اور عورتوں نے کسی بھی تھکان اور اکتاہٹ کا اظہار کیے بغیر برابر حصہ لیا۔ تعمیراتی کام کے آغاز سے اختتام تک مزدوروں کیلئے کھانے کا انتظام بھی احمدی خواتین باری باری کرتی رہیں۔ جب کھانے کا راشن ختم ہونے لگتا تو دوسرا شخص سامان لے آتا جس سے تمام کام بخیر و خوبی ہو جاتے۔ اسی دوران رمضان کا مہینہ آ گیا۔ عورتوں نے اس جگہ جہاں تعمیر ہو رہی تھی کھانا پکانے کا انتظام کر لیا تا کہ قریب سے ہی مزدوروں کیلئے افطاری کا انتظام ہو جائے۔

یہ لکھتے ہیں کہ اس گاؤں میں مسجد کی تعمیر ایک خواب تھا جس کا پورا ہونا بظاہر ممکن نہیں تھا کیونکہ ایک دور دراز کا علاقہ ہے جہاں گاڑی کے گزرنے کا راستہ ہی موجود نہیں اور کوئی گاڑی والا تعمیراتی سامان لے کر جانا چاہے تو اس کو اپنے ساتھ کلہاڑی رکھنی پڑتی ہے تا کہ راستہ بنانے کیلئے جھاڑیاں اور چھوٹے موٹے درخت کاٹنے میں آسانی رہے۔ ابتدا میں یہ کہتے ہیں کہ ہمیں بھی تعمیری سامان لے جانے کیلئے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان تمام مشکلات سے گزرتے ہوئے اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی جس پر صرف بزرگ ہی نہیں، بڑے ہی نہیں بلکہ بچے اور جوان بھی بہت خوش ہیں اور اب سارا دن اسکے احاطے کے گرد چکر لگاتے رہتے ہیں۔ مسجد کی تعمیر لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچنے کا موجب بن رہی ہے چنانچہ اس دوران ہمیں کم از کم پندرہ نئی بیعتیں ملیں۔ اس طرح مساجد کی تعمیر کے اَور بہت سارے واقعات ہیں۔

مساجد کی تعمیر کے دوران مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے بھی ہمیں نظر آتے ہیں۔ مالی کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مالی ریجن جیجینی (Didieni) میں اللہ کے فضل سے اس سال ریجنل مسجد تعمیر ہوئی۔ اس علاقے میں کئی دفعہ مسجد بنانے کی کوشش کی لیکن ہر دفعہ مخالفین نے جلوس نکال کر مسجد کی تعمیر روک دی۔ بلکہ ایک دفعہ جب مسجد زیر تعمیر تھی تو علاقے کے لوگ اور میئر نے مل کر مسجد کی دیواریں گرا دیں اس لیے یہاں احمدیوں کیلئے مسجد بنانا آسان نہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ اس علاقے کا میئر ہی بدل گیا۔ اس میئر نے جماعت کو 5 ہیکٹر جگہ دی اور باوجود اس کے کہ وہ خود مشرک تھا اس نے مسجد بنانے کی اجازت دی۔ اس کے بعد متعدد دفعہ علاقے کے لوگ میئر کو کہتے رہے اور اکٹھے ہو کر درخواست بھی کی کہ احمدیوں کو مسجد تعمیر کرنے سے روک دیں۔ بعض دوسرے علاقے کے لوگوں نے بھی میئر کو فون کر کے رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی اور پیسوں کا لالچ بھی دیا۔ میئر نے بتایا کہ میں احمدیوں کے ساتھ ہوں اور میرے ہوتے ہوئے کوئی بھی اس مسجد کی ایک اینٹ بھی نہیں گرا سکتا۔ جب اس طرح اہل علاقہ کو ناکامی ہوئی تو انہوں نے اپنے زعم میں، افریقہ میں بڑا رواج ہے جادو ٹونے کا، جادو ٹونہ کیا۔ مختلف چیزیں مسجد میں پھینکتے رہتے تا کہ کام رک جائے۔ اللہ تعالیٰ ہر موقعے پر جماعت کی مدد فرماتا رہا اور وہاں ایک بڑی خوبصورت، عالی شان مسجد تعمیر ہو گئی ہے۔ تعمیر مکمل ہونے پر جماعت کے صدر اور مقامی لوگ رو پڑے کہ وہ سمجھتے تھے کہ ان کی زندگی میں مخالفت کی وجہ سے یہاں مسجد بنانا ممکن نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ نے خود مسجد کی تعمیر کے انتظام کروا دیے۔

مشن ہاؤسز اور تبلیغی مراکز میں اضافہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوران سال مشن ہاؤسز میں 349 کا اضافہ ہوا ہے۔ مشن ہاؤسز اور تبلیغی سینٹرز کے قیام کے حوالے سے پہلے نمبر پر نائیجیریا ہے جہاں اس سال 115 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ دوسرے نمبر پر انڈونیشیا ہے جہاں 63 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ تیسرے نمبر پر گھانا ہے جہاں 37 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اس سال انڈیا میں 32، بینن میں 14، سیرالیون میں 12، کینیا میں 10، لائبیریا میں سات، آئیوری کوسٹ اور تنزانیہ میں پانچ پانچ، کونگو کنشاسا، بنگلہ دیش، جرمنی میں چار چار، مالی، بورکینا فاسو اور نائیجر میں تین تین، قزاقستان، قرغیزستان، بیلجیم اور گنی بساؤ میں دو دو مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا۔ اسکے علاوہ سینٹرل ریپبلک افریقہ، ایکوٹوریل گنی، گیبون، گنی کناکری، ماریشس، یوگنڈا، زمبابوے، نیپال، فرانس، یو۔کے، کینیڈا، کیمن آئی لینڈ، میکسیکو، ٹرینیڈاڈ، ارجنٹائن، پیراگوئے، آسٹریلیا، مائیکرونیشیا اور ویسٹرن سموا میں ایک ایک مشن ہاؤس کا اضافہ ہوا۔

جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی امتیاز وقارِ عمل ہے۔ افریقہ کے ممالک میں جماعتیں مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر میں وقارِ عمل کے ذریعہ حصہ لیتی ہیں۔ ایک میں نے ذکر بھی کیا، واقعہ سنایا کہ کس طرح دور دراز کے علاقے میں عورتوں مردوں نے حصہ لے کر مسجد کی تعمیر کی۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعتیں اپنی مساجد اور سینٹرز بناتی ہیں۔ تبلیغی مراکز کی تعمیر میں بجلی، پانی اور دیگر فٹنگ کا کام اور رنگ و روغن وغیرہ وقارِ عمل کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور بڑی رقم بچائی جاتی ہے۔ اس سال اکانوے (91) ممالک سے موصول رپورٹ کے مطابق کل 48 ہزار 470 وقارِ عمل کیے گئے جن کے ذریعے سے ان کے اندازے کے مطابق تقریباً ساڑھے باون لاکھ یو ایس ڈالرز سے زائد کی بچت ہوئی۔

مرکزی نمائندگان کے دورے بھی ہوئے، جلسہ سالانہ ہوئے، وہاں اجتماعات ہوئے۔ ان کی بھی ایک لمبی رپورٹ ہے۔

رقیم پریس یوکے اور احمدیہ پرنٹنگ پریس افریقہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں ہمارا رقیم پریس جو فارنہم (Farnham) میں ہے اس کے ذریعہ اس سال چھپنے والی کتب کی تعداد 3 لاکھ 31 ہزار 810 ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ موازنہ مذاہب، التقویٰ، النصرت، مریم، اسماعیل میگزین اور پمفلٹ اور لیف لٹس اور جماعتی دفاتر کی سٹیشنریز ہیں۔

اس وقت رقیم پریس انگلستان کی نگرانی میں

افریقہ میں بھی 9 پریس کام کررہے ہیں جن میں گھانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، گیمبیا اور برکینا فاسو اور بینن ہیں اور ان کو بھی یہاں سے ضرورت کے مطابق مشینری مہیا کی جاتی رہی۔ چنانچہ افریقن ممالک کے سارے پریسوں میں طبع ہونے والی صرف کتب کی مجموعی تعداد 4/لاکھ 44/ہزار 344 ہے۔ اس کے علاوہ رسائل ہیں، اخبارات ہیں، تبلیغی لٹریچر ہے اور لیف لٹس وغیرہ کی طباعت ہے جن کی تعداد 58/لاکھ 70 ہزار ہے۔ جرمنی کے دو مخلص احمدیوں نے دورانِ سال گھانا میں پریس میں 6 جدید کمپیوٹرائزڈ مشینیں بھجوائی ہیں۔ ان کی تنصیب کے بعد ہمارا پریس علاقے کا جدید ترین پریس بن گیا ہے اور عمدہ کوالٹی کی طباعت کی وجہ سے مختلف کمپنیاں اور حکومتی ادارے بھی ہمارے وہاں سے کام کروار ہے ہیں۔

وکالت تصنیف یوکے۔ قرآن کریم سادہ جو حضرت پیر منظور محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتابت کے ساتھ جماعت میں کئی دہائیوں سے بچوں اور بڑوں کو بھی ناظرہ قرآن کریم سکھانے میں استعمال ہورہا تھا۔ قرآن کریم کا بالکل اسی طرح طرزِ تحریر کا ایک فونٹ تیار کروا کر اب کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن انڈیا سے تیار کروایا گیا ہے، طبع کروایا گیا ہے۔

یہ قادیان انڈیا سے چھپا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ یہاں بھی چھپ رہا ہے۔ بڑے عمدہ قسم کی جلد اور جدید قسم کے ڈیزائن کے ساتھ ان شاء اللہ یہ بھی شائع ہوگا۔ اس کے علاوہ فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) کو بھی نئے سرے سے ٹائپ سیٹنگ کر کے تیار کروایا گیا ہے اور یہ بھی بُک سٹال پر اس وقت available ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے تراجم کیے گئے ہیں۔ 'تذکرہ' انگریزی کا تیسرا ایڈیشن درستیوں کے بعد شائع ہوا ہے ۔ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم کا انگریزی ترجمہ طبع کروایا گیا ہے پھر اور مختلف لٹریچر ہے، میری تقریروں کو شائع کروایا گیا اور مختلف قسم کے لٹریچر ہیں جو شائع کیے گئے۔ اردو اور انگریزی زبان کی مندرجہ ذیل کتب ری پرنٹ کیلئے شعبہ جات کو دی گئی ہیں۔ جن میں برکات الدعا ہے۔ مجموعہ اشتہارات ہے۔ دیباچہ تفسیر القرآن ہے۔ سیر روحانی ہے۔ احمدیت کا پیغام ہے۔ سیرۃ النبیؐ ہے۔ انوار خلافت اور حجۃ البالغہ ہے۔ حدیقۃ الصالحین ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قضائی فیصلے ہیں۔ سوشل میڈیا اور عائلی مسائل کے بارے میں بھی میرے مختلف اقتباسات لے کے اکٹھا کیا گیا ہے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی کتابیں ہیں جو یہاں سے شائع کروائی گئی ہیں۔ انگریزی میں ترجمہ کیا گیا ہے

Islamic Mode of Worship
The Turkish Peace
The Truth about Salvation
Khilafat Keeps Prophethood Alive
The Beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community
Islam - the Future World Religion
The Call of Heaven

اور اس کے علاوہ رشین میں فارسی میں اور عربی میں اور مختلف زبانوں میں یہ کتب شائع ہوئی ہیں۔

ارجنٹائن کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اس سال ارجنٹائن میں منعقد ہونے والے انٹرنیشنل بک فیئر کے دوران ان کے بُک فیئر میں ایک Oscar Nunez صاحب آئے۔ یہ نوجوان مبلغ وہاں گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کررہے ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بک فیئر میں بغیر اس ارادے کے کہ اسلام کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں شرکت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ جب ان کا جماعت کے stand سے اتفاقی طور پر گزر ہوا تو انہوں نے جماعتی سٹینڈ کی طرف غیر معمولی کشش محسوس کی۔ لہٰذا جماعت کے سٹینڈ پر آئے، مختصر گفتگو کے بعد اسلامی اصول کی فلاسفی خرید کر چلے گئے۔ کچھ دن بعد ہی انہوں نے رابطہ کر کے بتایا کہ اس کتاب نے ان کی زندگی بدل دی ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ حق جس کی تلاش میں وہ تھے، وہ سوالات جن میں وہ ایک لمبے عرصے سے الجھے ہوئے تھے ان سب کے جوابات اس کتاب کے ذریعے سے مل گئے ہیں۔ مزید بیان کرتے ہیں کہ کتاب پڑھنے کے بعد دلچسپی پیدا ہوئی کہ اس کتاب کے مصنف کے بارے میں مزید تحقیق کی جائے چنانچہ تحقیق کرنے پر واضح ہوا کہ اس کتاب کا مصنف کوئی عام مسلمان نہیں بلکہ اس زمانے کے مسیح موعود اور مہدی ہیں۔ موصوف بیان کرتے ہیں کہ اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کے بعد خاکسار کو یقین تھا کہ اس کتاب کا مصنف یقیناً اپنے دعویٰ میں سچا ہے لیکن مجھے اس بات پر تعجب تھا کہ وہ شخص جس کے ذریعے مجھ پر اسلام کی صداقت روشن ہوئی ہے اور جس کی تحریرات کے ذریعے مجھے اسلام کے بارے میں شرح صدر حاصل ہوا ہے اسی شخص کو بعض دوسرے مسلمان غیر مسلم اور کافر کیوں کہتے ہیں بلکہ اس کی مخالفت کررہے ہیں۔ ایک دن مشن ہاؤس آکر کہنے لگے کہ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور معجزات کا مطالعہ کرنے کا زیادہ موقع تو نہیں ملا لیکن مجھے مکمل یقین اور شرح صدر حاصل ہو چکا ہے کہ اسلام ہی سچا مذہب اور وہ شخص جس نے میری زندگی کو اسلام کے نور سے اب منور کیا ہے وہ بھی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور اسلام کا سچا خادم ہے۔ چنانچہ اس کے بعد آسکر صاحب نے بیعت کر کے اسلام احمدیت میں شمولیت اختیار کرلی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 108 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق 718 مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز 49 زبانوں میں ایک کروڑ 43 لاکھ 14 ہزار 669 کی تعداد میں طبع ہوئے اور ان 49 زبانوں کی لمبی فہرست ہے۔

وکالت اشاعت ترسیل کی رپورٹ یہ ہے کہ 54 مختلف زبانوں میں 3/لاکھ 8 ہزار 600 سے زائد تعداد میں کتب دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی مالیت قریباً 5 لاکھ 29 ہزار 314 پاؤنڈز بنتی ہے۔ قادیان سے بیرونی ممالک کو کتب کی ترسیل ہوئی اور وکالت تعمیل و تنفیذ کی رپورٹ کے مطابق دوران سال قادیان سے بیرونی ممالک کو لائبریریز اور دیگر ضروریات کیلئے 62/ ہزار 913 کی تعداد میں کتب بھجوائی گئیں۔ ان کتب کی مالیت 1 کروڑ 61 لاکھ 6 ہزار 375 انڈین روپے بنتی ہے۔

جماعت کے ذریعے سے فری لٹریچر کی تقسیم کا جو کام ہے اس میں مختلف ممالک میں مختلف عناوین پر مشتمل 2 ہزار 908 کتب، فولڈرز اور پمفلٹس ایک کروڑ 39 لاکھ 81 ہزار کی تعداد میں مفت تقسیم کیے گئے۔ اسی طرح کل ایک کروڑ 70 لاکھ 33 ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔

اس وقت دنیا بھر میں مختلف ممالک میں مقامی طور پر جماعتی رسالوں کی اشاعت جو ہو رہی ہے جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 26 زبانوں میں 122 تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مضامین پر مشتمل رسائل اور جرائد مقامی طور پر شائع کیے جا رہے ہیں۔ جن 26 زبانوں میں اخبارات ہیں ان کی مکمل فہرست ساتھ انہوں نے دی ہوئی ہے۔ لمبی فہرست ہے۔

جماعتوں میں ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا قیام بھی تیزی سے عمل میں آرہا ہے۔ دنیا کے 82 ممالک سے آمدہ رپورٹ کے مطابق اب تک 519 سے زائد ریجنل اور مرکزی لائبریریز کا مختلف ممالک میں قیام ہو چکا ہے جن کیلئے لندن اور قادیان سے کتب بھجوائی گئی ہیں۔ مزید جماعتوں میں لائبریریوں کے قیام کی کوشش کی جارہی ہے۔

وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کی رپورٹ کے مطابق، بھارت، نیپال اور بھوٹان کے کاموں کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس سال انڈیا کے دو دورے بھی انہوں نے کیے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں اچھا کام ہورہا ہے۔ ان کی کتابوں کی رپورٹ میں پہلے ہی دے چکا ہوں۔ قادیان میں اس وقت تعمیر و مرمت کے کچھ پراجیکٹس بھی چل رہے ہیں۔ قادیان فضل عمر پریس میں ایک جدید فور کلر مشین بھجوائی گئی جس سے پریس کے کاموں میں مزید بہتری آئی اور تیزی آ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اٹھائیس کتب کے ہندی تراجم مکمل ہو کر شائع ہو چکے ہیں۔ ستائیس کتب پرنٹنگ، کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ اور ریویو کے مراحل میں ہیں اور دہلی مشن ہاؤس میں کام ہوا، لنگر خانے کی رینوویشن ہوئی اسی طرح مختلف کام وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہورہے ہیں۔

عربک ڈیسک۔ عربک ڈیسک کے تحت گذشتہ سال تک جو کتب اور پمفلٹ عربی زبان میں تیار ہو کر شائع ہوئے ہیں ان کی تعداد 145 ہے۔ اس سال درج ذیل کتب پرنٹنگ کیلئے بھجوادی گئی ہیں۔

سیر روحانی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کا جو مکمل سیٹ ہے۔ ملائک اللہ یہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب ہے، AMan of God ''رجل اللہ'' کے نام سے، فقہ المسیح۔ اس کے علاوہ درج ذیل کتب کے تراجم آخری مراحل میں ہیں۔ روحانی خزائن کی جلد 20 (جس میں لیکچر لاہور، لیکچر سیالکوٹ، لیکچر لدھیانہ، قادیان کے آریہ اور ہم، چشمہ مسیحی، احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟)، آریہ دھرم، انوار الاسلام، ایام الصلح، حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کتب پر نظر ثانی کا کام ہورہا ہے جن میں ہیں براہین احمدیہ (حصہ پنجم)، چشمہ معرفت، ست بچن، ضیاء الحق، رسالہ معیار المذاہب، حقیقۃ المہدی، پرانی تحریریں، شحنہ حق، سرمہ چشم آریہ، کرامات الصادقین، اتمام الحجۃ، آسمانی فیصلہ، نشان آسمانی، سبز اشتہار، رازِ حقیقت، تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو مکمل سیٹ ہے۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول، دوم اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی collection ہے جو حضرت میر داؤد احمد صاحب نے کی تھی ''مرزا غلام احمد اپنی تحریروں کی رو سے'' وہ ترجمہ ہوگیا ہے۔ فتاویٰ المسیح الموعود کا ترجمہ ہوگیا ہے۔ ذکرِ حبیب حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی، تذکرۃ المہدی پیر سراج الحق صاحبؓ کی، ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جلد ایک تا دس، حقائق الفرقان جلد اول تا چہارم، انوار العلوم جلد ایک جو حضرت مصلح موعودؓ کی تقاریر کا مجموعہ ہے مکمل ہوگئی ہے۔ انوار العلوم جلد دو تا چار کی تیرہ کتب کا ترجمہ ہوگیا ہے۔ انوار العلوم جلد چھ مکمل ہوگئی اور باقی اسی طرح ہورہے ہیں۔ اسی طرح میرے کچھ خطبات کا بھی ترجمہ انہوں نے کر دیا ہے۔ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت یعقوب علی صاحب عرفانیؓ بھی ہوگیا ہے، سیرت حضرت اماں جانؓ، حیاتِ ناصر، محضر نامہ۔ اور جو زیر ترجمہ ان کی بہت ساری کتب ہیں تفسیر کبیر جلد اوّل اس میں شامل ہے، سیرۃ المہدیؑ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، تبلیغ ہدایت، مکتوباتِ احمدؑ، اسلام میں عورت کا مقام حضرت مصلح موعودؓ کی کتاب ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحبؓ کی انگریزی کتاب ہے اس کا ترجمہ ہورہا ہے اور اسی طرح عربی ویب سائٹ پر بھی بہت ساری کتابیں آگئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس میں بھی بڑا اچھا کام ہورہا ہے۔

ایم۔ٹی۔اے 3 اور الحوار المباشر کے بارے میں جو رپورٹ ہے اسکے ضمن میں کافی واقعات انہوں نے لکھے ہوئے ہیں۔ الجزائر سے ایک محیاوی صاحب ہیں ان کا واقعہ بیان کردیتا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے حال ہی میں بیعت کی ہے میرے بیوی بچوں نے مجھ سے ایک سال قبل بیعت کی تھی۔ مَیں بھی ایم ٹی اے العربیہ دیکھتا تھا۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ انٹرنیٹ پر شیخ کشک کا پروگرام سنتا تھا۔ میری اہلیہ نے بیعت کے بعد کمپیوٹر کی بیک گراؤنڈ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر لگا دی۔ اس طرح میں جب بھی کمپیوٹر استعمال کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ لیتا۔ ایک دن شیخ صاحب کا خطاب سن رہا تھا کہ نیند کے غلبے سے سو گیا اور خواب میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو دیکھا کہ آپؑ چھڑی سے میری ٹانگ کو ضرب لگا رہے ہیں۔ میری اہلیہ اور بچے حضور کے پیچھے کھڑے ہیں۔ پھر میرے بچے آگے آئے اور آپؑ کے ہاتھ کو بوسہ دیا کہ حضور بس کریں۔ حضورؑ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور چلے گئے۔ میں جاگ گیا۔ رات کے دو بج رہے تھے اور میرا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں نے انٹرنیٹ کھولا

کہ شیخ کشک کا خطاب سنوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ شیخ صاحب امام مہدی کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ اس پر یقین ہوگیا کہ میں نے خواب میں واقعۃً حضرت امام مہدی کو ہی دیکھا ہے اور پھر بیعت کا فیصلہ کرلیا اور اس طرح بہت سارے لوگوں کے واقعات ہیں۔

رشین ڈیسک میں بھی انہوں نے میرے تقریباً تمام خطبات کا ترجمہ کر دیا ہے۔ کہتے ہیں اس کے علاوہ دوسرا لٹریچر بھی ترجمہ ہو رہا ہے۔ رشین ترجمہ قرآن کریم چوتھا ایڈیشن آرہا ہے۔ ملفوظات جلد نہم، ملفوظات جلد دہم اور اس کے علاوہ مختلف لٹریچر ہے۔ ازبک، قرغیز، ویب سائٹ پر بھی دے رہے ہیں مختلف زبانوں میں، رشین میں بھی دے رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتب کا ترجمہ کر رہے ہیں، خطبات کا ترجمہ کر رہے ہیں۔

فرنچ ڈیسک ہے اس میں بھی ایم ٹی اے پر خطبات کا ترجمہ جا رہا ہے۔ جماعت کے لٹریچر کا ترجمہ یہ کر رہے ہیں اور فرنچ ویب سائٹ بھی ہے جس پر سوشل میڈیا میں یہ مختلف چیزیں ڈالتے رہتے ہیں۔ اب تک ایک اعشاریہ تین ملین سے زائد زائرین نے ویب سائٹ کا مشاہدہ کیا ہے۔ جبکہ تین ملین سے زائد پیج views ہو چکے ہیں۔ لوگوں کے سوالات کا جواب ای میل کے ذریعہ دیا جاتا ہے۔ اور فرنچ میں مندرجہ ذیل کتب طباعت کے لیے تیار ہیں۔ ذکرِ الٰہی، گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے اور پاکٹ سائز فرنچ قرآن ہے۔ پھر ان کتب کی نظر ثانی ہو رہی ہے: معیار المذاہب، عصمت انبیاء، ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی، سچائی کا اظہار، تحفۃ الندوہ، ستارہ قیصریہ، تحفہ قیصریہ، سبز اشتہار، اسلام میں اختلافات کا آغاز، مذہب کے نام پر خون اور قرآنی ڈکشنری۔ اور درج ذیل کتب کا ترجمہ ہو رہا ہے: حقیقۃ الوحی کا اور قندیلِ صداقت کا۔ اسکے علاوہ مختلف فرانسیسی دان جماعتوں کیلئے بعض تقاریر ترجمہ کر کے دی جاتی ہیں۔

چینی ڈیسک۔ دیباچہ تفسیر القرآن میں شامل لائف آف محمد کا چینی ترجمہ مکمل کر کے طباعت کیلئے دے دیا گیا ہے۔ چینی صاحب مرحوم کے زمانے میں کافی کام ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ اب بھی کوئی ایسے وسائل پیدا کرے کہ کوئی خالص چینی یہاں ہمیں مل جائے جو ان زبانوں کے ترجمے کر سکے۔ اس وقت ہستی باری تعالیٰ کے دس دلائل از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ترجمہ آخری مراحل میں ہے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ کی کتاب ہمارا خدا کا ترجمہ ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ چینی ویب سائٹ کو اپ ڈیٹ کیا جا رہا ہے۔

ٹرکش ڈیسک۔ دورانِ سال درج ذیل کتب کے تراجم پر نظر ثانی کر کے ان کو آخری شکل دی گئی ہے۔ احمدی اور غیر احمدی میں فرق، زھق الباطل، ہمارا خدا، ظہور مسیح و مہدی مولانا جلال الدین شمس صاحب کی ہے، احیائے دین اور جماعت احمدیہ، سید عتیق احمد صاحب وہاں صدر جماعت ترکی نے لکھی ہے۔ Basic Religious Knowledge، حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول، وقفِ نَو کا سلیبس۔ ان تراجم پر نظر ثانی ہو رہی ہے: شہادۃ القرآن، روئیداد جلسہ دعا، توضیح مرام، نشان آسمانی۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کیلئے 48 پروگرام ریکارڈ کروائے گئے۔

سواحیلی ڈیسک ہے اس میں بھی باقاعدہ کام ہو رہا ہے اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگرام انہوں نے سواحیلی میں ٹرانسلیشن کیے ہیں لقاء مع العرب وغیرہ۔ یو۔کے کے علاوہ ربوہ اور تنزانیہ میں بھی سواحیلی ڈیسک قائم ہے۔

اسکے علاوہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتب ازالہ اوہام، نور القرآن (حصہ اول) کا ترجمہ مکمل کیا گیا ہے۔ براہین احمدیہ (حصہ پنجم) اور حقیقۃ الوحی زیرِ ترجمہ ہیں اور سبز اشتہار، سراجِ منیر اور ایک غلطی کا ازالہ اشاعت کیلئے تیار ہیں۔ باقی کتب بھی یہ کر رہے ہیں۔

انڈونیشین ڈیسک۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2018ء مارچ سے یہاں انڈونیشین ڈیسک بھی قائم ہے۔ محمود احمد وردی صاحب اس کے انچارج ہیں اور یہ خطبات کا باقاعدہ ترجمہ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دورانِ سال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی یہ کتابیں ترجمہ ہوئی ہیں۔ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے، پیغام صلح، رازِ حقیقت اور محمودکی آمین۔

سپینش ڈیسک ہے اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام ہو رہا ہے۔ دورانِ سال درج ذیل کتب کا ترجمہ اور نظر ثانی مکمل ہوئی ہے۔ سبز اشتہار، لیکچر لدھیانہ، کشتی نوح، برکات الدعا اور Ahmadiyyat the True Islam از حضرت مصلح موعودؓ۔ بائیو گرافی حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ (Biography of Hazrat Khalifatul Masih I)، حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور کچھ اور کتب ہیں جن پر نظر ثانی کا کام ہو رہا ہے۔ سپینش ویب سائٹ بھی اللہ کے فضل سے کام کر رہی ہے۔

اس سال موصولہ رپورٹس کے مطابق 5545 نمائشوں کے ذریعے 20 لاکھ 868 افراد تک اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ 14 ہزار 964 بک سٹالز اور بک فیئرز کے ذریعے 22 لاکھ 4 ہزار افراد تک پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔

بک سٹالز کے حوالے سے واقعہ بیان کر دیتا ہوں ایک عیسائی دوست جو بینن میں جماعت کے سٹال پر آئے قرآن کریم کو ہاتھ لگا کر پوچھنے لگے کہ کیا ہم یہ دیکھ سکتے ہیں۔ اس پر انہیں بتایا گیا کہ یہ ساری انسانیت کیلئے ہے۔ انہوں نے قرآن کریم خریدا اور کہا کہ دوسرے مسلمان تو اس کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتے۔ جب احمدیت کا تعارف کرایا گیا تو کہنے لگے کون سی ایسی کتاب ہے جو میرے اندر تبدیلی پیدا کرے گی تو اس پر انہیں کشتی نوح اور اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی جو انہوں نے خرید لی۔

کلکتہ بُک فیئر پر ایک Ph.D کے طالبعلم جو کہ Jesus in India کے موضوع پر ریسرچ کر رہے ہیں اور کلکتہ میں ایک انسٹی ٹیوٹ چلا رہے ہیں وہ ہمارے سٹال پر آئے۔ انہیں جب حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں جماعتی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیق کے بارے میں بتایا گیا تو موصوف اس سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ وہ جماعت کی طرف سے اپنے انسٹی ٹیوٹ میں اسی مضمون پر ایک سیمینار کروانا چاہتے ہیں جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف Jesus in India (مسیح ہندوستان میں) کے حوالے سے بتایا جائے۔ اس وقت سے جماعتی رابطے میں ہیں۔

میکسیکو کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ کوریٹارو (Queretaro) شہر میں منعقدہ ایک بُک فیئر میں ہمارے سٹال پر ایک عیسائی راہبہ آئیں اور کتب کا معائنہ کرنے لگیں۔ ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ کچھ پوچھنا چاہتی ہیں لیکن جھجک رہی ہیں لہٰذا مبلغ نے ان سے بات کا آغاز کیا تو وہ سوالات کرنے لگیں۔ جب ان کو بتایا گیا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیت، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ کے بارے میں کیا فرمایا ہے تو کہنے لگیں کہ میں اس بارے میں مزید جاننا چاہتی ہوں کیونکہ یہ سب تو پہلے کبھی نہیں سنا۔ لہٰذا انہوں نے ہماری کتب خریدیں اور ہمیں اپنے چرچ میں آکر اسلام کا تعارف کروانے کی دعوت بھی دی۔ اس طرح بک فیئر کے ذریعہ سے رابطے کی ایک راہ کھلی۔ اس طرح بعض اور واقعات ہیں۔

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ ہے اس سال ننانوے ممالک میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 62 لاکھ 57 ہزار سے زائد لیف لٹس تقسیم ہوئے اور اس کے ذریعہ سے 2 کروڑ 28 لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔ ان ممالک میں جو سب سے زیادہ کام کرنے والی جماعت ہے وہ جرمنی کی ہے۔ پھر یوکے ہے۔ پھر آسٹریلیا ہے۔ پھر سپین ہے۔ (سپین میں تو ہمارے یہاں جامعہ احمدیہ یوکے کے فارغ التحصیل مربیان جو اس سال فارغ ہوئے ہیں انہوں نے جا کے بہت کام کیا ہے اور ہر سال ہی کرتے ہیں) ہالینڈ ہے، کینیڈا، ناروے، سویڈن، گوئٹے مالا، فرانس، ہیٹی، ڈنمارک، بلجیم، ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو، پرتگال، امریکہ۔

افریقہ میں لیف لیٹنگ کے حوالے سے جو ممالک ہیں ان میں بینن ہے۔ نائیجیریا ہے۔ تنزانیہ ہے۔ کیمرون ہے۔ آئیوری کوسٹ ہے۔ کونگو کنشاسا ہے اور کینیا ہے۔ اس کے علاوہ انڈیا میں اس سال 5 لاکھ 72 ہزار سے زائد فلائرز تقسیم ہوئے۔ بنگلہ دیش میں جاپان میں اور نیپال میں۔

سپین میں لیف لٹس کی تقسیم جیسا کہ میں نے کہا ہمارے جامعہ کے طلبا یہاں سے جاتے ہیں جو طلبا تو نہیں فارغ التحصیل ہیں جو نئی کلاس والے فارغ ہوتے ہیں وہ ہر سال جاتے ہیں۔

اس لیف لٹس کی تقسیم کے دوران پیش آنے والے واقعات میں یہ ذکر کر دوں کہ کرناٹک میں ’’سلیم بک فیئر ساگر‘‘ کے موقع پر ضلع دھرما پوری کے قریبی علاقے جہاں ابھی تک جماعت کا قیام نہیں ہوا وہاں سے تعلق رکھنے والے ایک مسلم ریٹائرڈ پولیس اہلکار ہمارے سٹال پر آئے۔ ان کو جب جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا بھر میں قیام امن کیلئے جاری کوششوں سے متعارف کروایا گیا تو بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ میں بھی اس کام میں حصہ لوں لہٰذا آپ مجھے اپنے لیف لٹس دے دیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پھیلے جس پر ان کو تین سو لیف لٹس دیے گئے جو انہوں نے اپنے علاقے میں جا کے تقسیم کیے اور جماعت کو دعوت دی کہ جماعت ان کے علاقے میں جا کر بھی کام کرے۔

جرمنی کی ایک جماعت ایسلِنگن کے سیکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں کہ ہم جماعتی ٹیم کے ہمراہ فلائرز تقسیم کرنے کیلئے صوبہ ’’وُورٹم بیرگ‘‘ کے ایک ڈسٹرکٹ گئے (ذہن میں یہ بات تھی کہ میں نے ان کو کہا ہوا تھا کہ جرمنی کے دیہاتوں میں جا کے فلائر تقسیم کیا کریں) تو کہتے ہیں ہم وہاں گئے اور وہاں جا کے ایک گاؤں کے گھر کے لیٹر بکس میں جب پمفلٹ ڈالا تو فوراً ہی اس گھر کی رہائشی خاتون باہر آگئیں۔ پمفلٹ نکالا اور پڑھنا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں یہ نظارہ دیکھ کر ہمارا دل خدا کی حمد اور تائید سے بھر گیا کہ فوری طور پر اس کو انہوں نے پڑھ بھی لیا ہے۔

پریس اور میڈیا آفس جو لندن کا ہے انہوں نے اس سال جن پراجیکٹس پہ کام کیا ہے: پہلا یوکے کا جلسہ سالانہ ہے جس پہ 91 خبریں شائع ہوئیں جو 76 ملین لوگوں تک پہنچیں۔ پیس سمپوزیم یوکے: 87 اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں جو 46 ملین تک پہنچیں۔ جماعت کے چیریٹی ورکس کی خبروں کی تعداد 105 ہے جو 86 ملین تک پہنچیں۔ احمدیہ پرسیکیوشن کے حوالے سے 18 خبریں ہیں جو 26 ملین تک پہنچیں۔ اینٹی ایکسٹریمزم (Anti Extremism) کے حوالے سے سترہ خبریں 1.5 ملین تک پہنچیں۔ متفرق خبریں 4 ہیں جو 6.6 ملین تک پہنچیں۔ نیوزی لینڈ اٹیک کے بعد ہماری طرف سے جو بیان جاری ہوا وہ 4.3 ملین تک پہنچا۔ رمضان کے حوالے سے جو خبریں ہیں وہ 2.5 ملین تک۔ خلافت احمدیہ کے حوالے سے جو میڈیا میں کام ہوا وہ نواسی (89) لاکھ افراد تک پہنچا۔ اس طرح بڑی تعداد میں ان کے ذریعہ سے بھی جماعت کا تعارف پہنچ رہا ہے۔

تحریک وقف نَو۔ واقفین نَو کی کل تعداد اب 69219 ہے جس میں سے 41275 لڑکے اور 27944 لڑکیاں ہیں۔ اس سال نئے شامل ہونے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر قسم کی نفسانی غرضوں کو ایک واقفِ زندگی کو اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرنی ہوگی اور یہی وقف کی حقیقت ہے

(خطاب بر موقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ، کینیڈا، جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

والے واقفین نو کی تعداد 1345 ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے واقفین نَو کی تعداد 30 ہزار 300 ہے جس میں لڑکے 19669 اور لڑکیاں 10361 ہیں۔ رپورٹ کے مطابق تجدیدِ وقف نَو کرنے والے جن واقفین نَو کے فارم موصول ہوئے ہیں ان کی تعداد 14940 ہے۔ واقفینِ نَو کی تعداد کے لحاظ سے نمبر ایک پاکستان ہے۔ پھر جرمنی۔ پھر یوکے۔ پھر انڈیا۔ پھر کینیڈا۔

شعبہ مخزنِ تصاویر ہے۔ اس کے تحت بھی کام ہو رہا ہے مختلف فنکشنوں کی تصاویر یہ دیتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجنز ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس رسالے کا اجرا فرمایا تھا اور پہلا شمارہ جنوری 1902ء میں شائع ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رسالے کا اب ایک سو سترہواں سال چل رہا ہے اور اس وقت انٹرنیشنل میگزین کی طرح ملٹی پلیٹ فارم بن کر یہ تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ بن چکا ہے۔ اور اس کی کوریج اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرنٹ کے علاوہ انٹرنیٹ پر بھی بڑی بڑھ گئی ہے۔ اللہ کے فضل سے اب ریویو آف ریلیجنز کے انگریزی کے علاوہ جرمن، سپینش اور فرنچ ایڈیشن بھی شائع ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں غیر مسلم افراد تک پیغام پہنچانے کے لیے ایک جرمن رسالہ شائع ہو رہا تھا اس کو بند کر کے اس کی جگہ ریویو آف ریلیجنز کا اجرا ہوا ہے اور اس حوالے سے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز لکھتے ہیں کہ ریویو آف ریلیجنز کے جرمن ایڈیشن کے اجرا سے قبل ہی ایک انٹرنیشنل میگزین کانفرنس میں جرمنی کی میگزین انڈسٹری کے ایک ماہر الفریڈ ہائنٹز (Alfred Heintze) صاحب سے ملاقات ہوئی۔ یہ جرمنی کی سب سے بڑی میڈیا آرگنائزیشن بُردا میڈیا (Burda Media) کے چیف آپریٹنگ آفیسر ہیں۔ یہ آرگنائزیشن 70 کے قریب میگزین اور ٹی وی چلاتی ہے۔ انہوں نے ریویو آف ریلیجنز رسالہ میں کافی دلچسپی کا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ اس قسم کا میگزین میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میگزین اور اس کے ٹاپکس کے متعلق ضرور کوئی مسحور کن بات ہے کہ میں اس کی طرف کھنچا چلا آتا ہوں۔ جب انہیں بتایا گیا کہ ہم اس کا جرمن ایڈیشن بھی شروع کرنے لگے ہیں تو بہت خوش ہوئے اور اگلے دن خود ہی ملاقات کیلئے وقت دیا اور کہنے لگے کہ میں جرمن ایڈیشن کے حوالے سے جو بھی مدد ہو سکی کروں گا اور اس کے بدلے میں مجھے کچھ نہیں چاہیے۔ پھر جرمنی میں بھی ان کے ساتھ میٹنگ کی گئی جس میں انہوں نے جرمن ایڈیشن کے حوالے سے بہت ہی مفید مشورے دیے اور ان کے ساتھ مسلسل رابطہ ہے اور جرمن ایڈیشن کے بارے میں پوچھتے رہتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا واضح نشان تھا۔ ایک طرف جرمنی جماعت میں بعض لوگ تشویش کا اظہار کر رہے تھے کہ شاید ریویو آف ریلیجنز اپنے نام کی وجہ سے غیر مسلموں میں اس قدر مقبول نہیں ہو سکے گا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس رسالے کی بہتری کے لیے سامان پیدا فرما دیے اور میگزین اور میڈیا انڈسٹری کا ایک ماہر خود چل کر جماعت کے پاس آ گیا اور وہ ہماری مدد کرنا چاہتا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ بھی تائید و نصرت فرماتا ہے۔

الحکم ہفت روزہ ہے یہ بھی ویب سائٹ اور ایپلی کیشنز پہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے انگریزی دان طبقے کیلئے خبریں اور معلومات اور تاریخ پہنچانے میں کافی مددگار ثابت ہو رہا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل ہے مؤرخہ 27 مئی کو خلافت نمبر کے ساتھ اسکی ہفتہ وار کی بجائے سہ روزہ اشاعت ہو گئی ہے۔ یہ سہ روزہ اخبار اب کلر پرنٹ کیا جا رہا ہے اور اب 14 رجون سے یہ ویب سائٹ اور موبائل فون ایپلی کیشن پر بھی موجود ہے۔

اخبارات میں جماعتی خبروں اور مضامین کی اشاعت جو ہوئی مختلف آرٹیکلز اور میڈیا مضامین خبروں کے ذریعہ سے مجموعی طور پر 3376 اخبارات نے 9755 جماعتی مضامین آرٹیکل اور خبریں شائع کیں۔ ان اخبارات کے قارئین کی مجموعی تعداد تقریباً 50 کروڑ سے زائد ہے۔

احمدیہ آرکائیو اینڈ ریسرچ سینٹر ہے ایک یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا کام کر رہا ہے۔ مختلف جماعتی تاریخیں ہیں ان کو محفوظ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

الاسلام ویب سائٹ ہے اس وقت 294 انگریزی کتب اور ایک ہزار اردو زبان کی کتب ویب سائٹ پر ڈالی جا چکی ہیں۔ ویب سائٹ کو از سر نَو ڈیزائن کیا گیا ہے تا کہ موبائل فون پر ویب سائٹ کو بآسانی دیکھا جا سکے۔ ویب سائٹ کو استعمال کرنے والوں کی اکثریت موبائل کے ذریعہ ہی ویب سائٹ دیکھتی ہے۔ خطباتِ جمعہ کا متن اردو میں اور سرچ فیچر کے ساتھ دستیاب ہے۔ اس طرح اور بہت ساری نئی چیزیں انہوں نے کی ہیں۔ دوران سال فائیو والیم کمنٹری (Five Volume Commentary) کا آئی فون ایپلی کیشن (application) کا اجرا ہوا ہے، حقیقۃ الوحی انگریزی ترجمہ کا آئی بکس (iBooks) اور کنڈل (Kindle) پر اجرا کیا گیا ہے۔ اسی طرح ان پلیٹ فارمز پر کتب کی تعداد 54 ہو چکی ہے۔ آئی فون پر قرآن ایپلی کیشن کو خوبصورت فونٹ کے ساتھ مزید بہتر بنایا گیا ہے اور ملک غلام فرید صاحب کی انگریزی ترجمہ اور مختلف تفسیر کو بھی آن لائن قرآن ریڈر (reader) میں شامل کیا گیا ہے۔

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل میں اس وقت کل 16 ڈیپارٹمنٹس کام کر رہے ہیں جن میں بورڈ ممبران سمیت کل 475 کارکنان دن رات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ لوگ بڑا کام کر رہے ہیں۔ 339 مرد ہیں 136 خواتین ہیں جو یہاں مرکز میں کام کر رہے ہیں۔ ان میں طوعی طور پر خدمات بجالانے والے تقریباً 405 ہیں جبکہ مستقل عملہ صرف 70 رافراد پر مشتمل ہے۔ اس وقت ایم ٹی اے کے درج ذیل پانچ چینلز پر چوبیس گھنٹے مستقل نشریات جاری ہیں:

MTA الاولیٰ، MTA الثانیہ، MTA العربیہ، MTA افریقہ 1، MTA افریقہ 2، (افریقہ کے دو ایم.ٹی.اے ہیں، MTA افریقہ 1 اور MTA افریقہ 2)

ان چینلز پر 17 مختلف زبانوں میں رواں ترجمے کیے جا رہے ہیں جن میں انگریزی، عربی، فرنچ، جرمن، بنگلہ، سواحیلی، افریقن انگریزی، انڈونیشین، ٹرکش، بلغارین، بوسنین، ملیالم، تامل، رشین، پشتو، سپینش اور سندھی زبان شامل ہیں۔

اب سیٹلائٹ پر ایم ٹی اے کی وسعت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے اور نئے معاہدوں کی تجدید کی گئی ہے۔ کینیڈا اور یو ایس اے کیلئے ایک نئے اور طاقت ور اور بہتر کوریج کے Galaxy-19 پر نشریات شروع کی گئی ہیں۔ اسی طرح امریکہ اور کینیڈا کے ناظرین MTA 1 اور MTA العربیہ اور MTA 1 Plus 3 تمام تراجم وغیرہ کے ساتھ بھی دیکھ سکتے ہیں اور اسی طرح ساؤتھ امریکہ میں بھی، Latin امریکہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکو بڑی وسعت دے دی گئی ہے۔

برکینا فاسو کے شہر بوبوجلاسو میں جماعت کا اپنا ٹی وی سٹیشن ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خطبات بھی دے رہا ہے اور باقی تبلیغی پروگرام بھی کرتا ہے۔ دس ممالک میں MTA افریقہ کی شاخیں باقاعدہ کام کر رہی ہیں اور دو ٹی وی چینلز MTA افریقہ 1 اور MTA افریقہ 2 مسلسل چوبیس گھنٹے چل رہے ہیں اور یہ جو میرے خطبات ہیں وہ لائیو چوئی (Twi) زبان میں، یوروبا میں اور سواحیلی میں ساتھ ساتھ ترجمہ ہوتے ہیں اور باقی مقامی چینلز پر بھی یہ دکھائے جا رہے ہیں۔ گھانا میں بڑا اچھا سٹوڈیو ہے پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔

MTA افریقہ کے حوالے سے مبلغ انچارج کیمرون لکھتے ہیں کہ خدا کے فضل سے کیمرون کے ویسٹرن ریجن کے چھ بڑے شہروں میں کیبل سسٹم کے ذریعہ سے MTA افریقہ دیکھا جاتا ہے۔ ایک چھوٹے شہر کُتابا (Kutaba) کے کیبل آپریٹر جو خود عیسائی ہیں لیکن جماعت کے دوست ہیں وہ ایک دفعہ جلسہ یومِ خلافت اور دو دفعہ جلسہ سالانہ کیمرون میں شرکت کر چکے ہیں۔ اس سال جلسہ کیمرون میں شرکت کے بعد انہوں نے واپس جا کر اپنے شہر کتابا میں MTA افریقہ کو اپنے کیبل سسٹم میں شامل کر لیا۔ انہوں نے جماعت سے کوئی فیس بھی نہیں مانگی اور نہ کوئی معاہدہ کیا۔ احمدی احباب کے ذریعہ ہمیں علم ہوا ہے کہ اس شہر میں بھی MTA آنے لگ گیا ہے۔ چنانچہ جب ہمارے معلم یوسف صاحب ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ آپ نے MTA افریقہ اپنی کیبل پہ شروع کر لیا ہے اور آپ نے کوئی فیس وغیرہ بھی نہیں مانگی تو کہنے لگے کہ میں نے جماعت کے جلسہ یوم خلافت کے اور جلسہ ہائے سالانہ میں شرکت کی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جماعت پیار محبت اور امن کی تعلیم دیتی ہے۔ میں عیسائی ہوں لیکن اس کے باوجود میرے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا گیا، مجھے عزت دی گئی۔ میرے لیے بہت تعجب کی بات تھی اور یہ سلوک دیکھ کر میں نے یہ مناسب سمجھا کہ اس کو اپنے ٹی وی چینل پہ شروع کروں، کیبل پر شروع کروں۔

MTA کے ذریعہ سے بیعتیں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو دے رہا ہے۔

گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ 21 جماعتوں میں MTA انسٹال کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ ایک گاؤں بَہولی (Buholi) میں گذشتہ سال تبلیغ کے ذریعہ اکثر احباب نے احمدیت قبول کر لی تھی مگر اس گاؤں کے چار خاندانوں نے احمدیت قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جب ہماری ٹیم اس گاؤں میں MTA انسٹال کرنے گئی تو ہمارے معلم محمد سالیو جالو صاحب نے ان تمام خاندانوں کو بھی مسجد میں مدعو کیا کہ وہ آ کر ہمارا مسلم چینل اور ہمارے خلیفہ اور امام مہدی کو دیکھ سکیں۔ جب MTA انسٹالیشن مکمل ہوئی تو اس وقت مغرب کا وقت تھا۔ نماز کی ادائیگی کے لیے ٹی وی بند کیا گیا۔ نماز کے بعد جب MTA چلایا گیا تو اس وقت وہاں کہتے ہیں کہ میرا خطبہ چل رہا تھا اور غیر از جماعت دوست جن کا نام القا (Alqa) ہے بڑے غور سے دیکھتے رہے اور اسکے بعد کہنے لگے کہ کیونکہ یہ انگلش زبان میں ہے اس کیلئے میں ترجمہ کر دیتا ہوں، (معلم نے ان کو کہا) تا کہ آپ کو پتا چل سکے کہ ہمارے خلیفہ کیا کہہ رہے ہیں۔ مگر انہوں نے کہا مجھے سمجھ نہیں آ رہی مگر مجھے یہ یقین ہے کہ جو بھی یہ کہہ رہے ہیں سچ کہہ رہے ہیں اور جھوٹ نہیں کہہ سکتے اور پھر اسی وقت کہتے ہیں میں ابھی احمدیت قبول کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

اسی طرح انڈیا کا ایک واقعہ ہے۔ کڑاپا، کرناٹک کے ایک مقامی نوجوان جو بالکل اَن پڑھ ہیں کویت میں ڈرائیور ہیں اور ایک عرب ملک سعودی عرب میں MTA کے ساتھ ان کا تعارف ہوا جہاں انہوں نے خطبہ سنا اور بچوں کی کلاس دیکھی اور اس کے بعد ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ MTA سے جڑ گئے اور قریبی دوستوں کو بھی MTA دکھا کر پوچھتے رہے کہ یہ آخر کونسی جماعت ہے۔ ایک دوست سے ان کو معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ ہے جن کو لوگ قادیانی جماعت کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ اس کوشش میں لگے رہتے کسی احمدی سے ملاقات ہو

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں

وہ خود دیکھتا ہے اور سُنتا ہے، اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے، اسلئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 131)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں

پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 131)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

جائے۔اس وقت تک کسی احمدی سے ان کا رابطہ نہیں ہوا تھا۔پھر 2015ء میں ان کا قادیان کے ایک احمدی سے رابطہ ہوگیا۔ یہ احمدی دوست ان کو کچھ عرصہ تبلیغ کرتے رہے۔اس کے بعد بنگلور کے مبلغ سے رابطہ کروادیا چنانچہ موصوف نے چھ افراد پر مشتمل فیملی کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کرلی۔

لوگ میرے خطبات سنتے ہیں اس سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوتا ہے بیعتیں بھی کئی ہوئی ہیں۔

دیگر ٹی وی، ریڈیو پروگرام جو چل رہے ہیں ان کی تعداد۔ 59 ممالک میں ٹی وی، ریڈیو چینلز پر جماعت کا پیغام پہنچ رہا ہے۔اس سال 6 ہزار 251 ٹی وی پروگراموں کے ذریعے 5 ہزار 253 گھنٹے وقت ملا اور ریڈیو سٹیشنز پر 14 ہزار 710 گھنٹے پر مشتمل 20 ہزار 617 پروگرام نشر ہوئے اور ایک محتاط اندازے کے مطابق یہ کہتے ہیں کہ 56 کروڑ سے زائد افراد تک یہ پیغام پہنچا۔ان پروگراموں میں افریقہ کے ممالک سرفہرست ہیں۔

احمدیہ ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ سے بہت کام ہو رہا ہے۔ بورکینا فاسو میں اور مالی میں اور پھر سیرالیون میں بہت جگہوں پہ اور ریڈیو کے ذریعے سے اللہ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ سے لوگوں میں تربیت کے معیار بھی بہتر ہو رہے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں۔ اس وقت افریقہ میں اس کے تحت 12 ممالک میں 37 ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ان ہسپتالوں میں 46 مرکزی اور 13 مقامی ڈاکٹر خدمت میں مصروف ہیں۔ اس کے علاوہ 12 ممالک میں ہمارے 685 ہائر سیکنڈری سکول، جونیئر سیکنڈری و مڈل سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں جن میں 23 مرکزی اساتذہ خدمت کر رہے ہیں۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس ۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کیلئے 9 ممالک میں انہوں نے 195 نلکے ٹھیک کر کے چلائے ہیں۔5 ممالک میں 7 سولر پمپ لگائے۔ ایک ملک میں 14 نئے نلکے لگائے۔82 نلکوں کی maintenance کی گئی، یہ نلکے عام نلکے نہیں جو پاکستان میں لگتے ہیں، یہ کافی مہنگے لگتے ہیں۔اب تک کل 2 ہزار 700 سے زائد گاؤں میں پانی کے نلکے لگ چکے ہیں اور ان کے ذریعے سے ایک لاکھ 50 ہزار سے زائد افراد مستفیض ہو رہے ہیں۔ سولر سسٹم کے ذریعے 75 نئے سسٹم لگ چکے ہیں اور ماڈل ولیجز (model villages) بھی انہوں نے جو بنائے ہیں اب دوران سال مالی، بینن اور گیمبیا میں ایک ایک ویلیج مکمل ہوا ہے۔ اس کے علاوہ آئیوری کوسٹ، نائیجر اور تنزانیہ میں یہ کام جاری ہے۔ اب تک 9 ممالک میں ان ویلیجز کی کل تعداد اٹھارہ ہوگئی ہے۔اسی طرح تعمیری پراجیکٹس بھی جاری ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ ہے اس کے تحت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔آنکھوں کے فری آپریشنز ہیں یہ بھی مختلف ممالک میں کروائے جا رہے ہیں۔اس سال اس پروگرام کے تحت انڈیا، انڈونیشیا، مالی، سیرالیون، نائیجیریا میں 632 آپریشن کیے گئے اور اب تک اس پروگرام کے ذریعہ سے 14 ہزار 723؍افراد کے فری آپریشن کیے گئے۔ برکینا فاسو میں 8211 آنکھوں کے مفت آپریشن کیے گئے۔

خون کے عطیات ہیں یہ اللہ کے فضل سے ہو رہا ہے۔

ہماری چیریٹی واکس (Charity Walks) کے ذریعہ سے چیریٹیز کی رقمیں اکٹھی ہوتی ہیں۔

قیدیوں سے رابطہ اور ان کی خبر گیری کے کام ہو رہے ہیں۔قیدیوں سے رابطے میں ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی ہے اور ان میں بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

نومبائعین سے رابطہ اور بحالی کی رپورٹ جو بعض دفعہ کم رابطوں کی وجہ سے کٹ گئے تھے ان سے دوبارہ رابطے بحال ہوئے ہیں۔ نائیجیریا نے اس سال 64 ہزار نومبائعین سے رابطہ بحال کیا۔ مالی نے 5 ہزار، سیرالیون نے 7 ہزار، سینیگال نے 18 ہزار، کیمرون نے 11 ہزار، آئیوری کوسٹ 19 ہزار، اسی طرح بہت سارے ممالک ہیں، کئی کئی ہزار انہوں نے رابطے کیے۔

ریفریشر کورس نومبائعین کیلئے جاری ہیں۔ 63 ممالک سے موصولہ رپورٹ کے مطابق دوران سال نومبائعین کیلئے 3 ہزار 910 جماعتوں میں 17 ہزار 755 تربیتی کلاسز اور ریفریشر کورسز کا انعقاد ہوا۔ ان میں شامل ہونے والے نومبائعین کی تعداد 1 لاکھ 16 ہزار 640 ہے اور اس کے علاوہ 1 ہزار 326 اماموں کو بھی ٹریننگ دی گئی۔

اس سال ہونے والی بیعتیں جو ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اب تک کی جو بیعتوں کی تعداد کی رپورٹ ملی ہے اسکے مطابق اس سال 6 لاکھ 68 ہزار 527 بیعتیں ہوئی ہیں۔ 120 ممالک سے تقریباً 300 اقوام احمدیت میں داخل ہوچکی ہیں۔نائیجر کی امسال بیعتوں کی مجموعی تعداد 1 لاکھ 6 ہزار ہے۔ پھر مالی ہے جو 60 ہزار سے اوپر بیعتیں ہیں۔نائیجیریا میں 80 ہزار۔ پھر جماعت کیمرون ہے۔ سیرالیون ہے۔ برکینا فاسو ہے۔بینن ہے۔گنی کنا کری ہے۔گھانا ہے۔ آئیوری کوسٹ ہے۔سینیگال ہے۔کونگو کنشا سا ہے۔ گیمبیا۔سینٹرل افریقہ۔یوگنڈا۔کینیا۔چاڈ۔ایکوٹوریل گنی، ساؤتومے، ہندوستان، انڈونیشیا، ملائیشیا، جرمنی، یوکے، امریکہ، کریباتی، کینیڈا، گوئٹے مالا، ہیٹی میں اللہ کے فضل سے اس سال بیعتیں ہوئی ہیں۔ میکسیکو، ٹرینیڈاڈ اور مائیکرونیشیا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس سال 6 لاکھ 68 ہزار لوگوں کو احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

بیعتوں کے ضمن میں ایک آدھ ذکر میں کر دیتا ہوں۔گھانا کے مربی صاحب لکھتے ہیں کہ 90؍کلومیٹر دور ایک علاقہ میں تبلیغ کے لیے گئے۔ واپسی میں ایک جگہ کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو سوچا کہ انہیں بھی احمدیت کا پیغام دیتے جائیں۔ممکن ہے کوئی سعید روح قبول کرلے۔مقامی چیف سے اجازت لے کر تبلیغ کی اور تبلیغ کے اختتام پر 169؍افراد نے بیعت کر کے احمدیت قبول کی۔گاؤں کا چیف بار بار ہم سے ہاتھ ملاتا، شکریہ ادا کرتا تھا کہ آپ اتنی دور سے آئے ہیں اور ہمیں اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور کہتا کہ تم لوگ خدا کے فرشتے ہو جو اتنا خوبصورت پیغام ہمارے لیے ہمارے علاقے میں لے کر آئے ہو۔

جرمنی سے حفیظ بھروانہ صاحب کہتے ہیں کہ ایک دوست خالد صاحب ’ابونور‘ یونیورسٹی میں شعبہ ترجمۃ القرآن انگلش ڈیپارٹمنٹ کے رکن تھے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک دن یہ ترکیوں کی مسجد میں گئے اور وہاں کے عربی امام نے ان سے کہا کہ شہر کے کونے میں ایک کافروں کی مسجد ہے وہاں پر کبھی نہ جانا۔ وہ بڑے عجیب لوگ ہیں۔ میں نے حیرت سے امام سے پوچھا کہ کافروں کا مسجدیں بنانے سے کیا تعلق ہے۔ آپ کی بات مجھے بڑی عجیب لگی ہے۔ میں تو مناظرہ کرنا پسند کرتا ہوں میں ان کے پاس جاؤں گا اور ان سے مناظرہ کروں گا۔ چنانچہ میں ایک دن یہاں چلا آیا۔ مجھے ایک پاکستانی احمدی ملے۔ میں نے ان سے جرمن میں پوچھا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مانتے ہو۔ انہوں نے مجھے بڑے ادب سے بٹھا کر سوال کیا۔ کیا آپ امام مہدی کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا جی بالکل۔ تو انہوں نے کہا پھر کیا آپ حضرت عیسیٰ کا بھی انتظار کر رہے ہیں؟ میں نے کہا بالکل وہ آسمان سے آئیں گے۔ تو انہوں نے سوال کیا کہ کیا حضرت عیسیٰ نبی ہوں گے یا نہیں۔ اس سادہ سے آدمی کا جواب سن کر مجھ پر سکتہ طاری ہوگیا گویا کہ اس نے مجھے لاجواب کر دیا۔ اس کی صرف ایک دلیل نے میری دنیا بدل دی کہ میں تو اتنے عرصے سے شریعت پڑھ رہا تھا اور اس ایک نکتے کو نہیں سمجھ سکا۔ مجھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ یاد آ گیا جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوۡلٌ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِہِ الرُّسُلُ (آل عمران: 145) پڑھنے پر پیش آیا۔اس وقت حضرت عمرؓ کہتے تھے گویا کہ یہ آیت پہلی دفعہ نازل ہوئی ہے۔ اس دوست کی دلیل سن کر یہی حالت میری ہوئی۔ بعد میں مَیں جماعت کا جوں جوں مطالعہ کرتا گیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت مجھ پر روز روشن کی طرح ظاہر ہوگئی۔ میں سویڈن جانا چاہتا تھا لیکن مجھے جرمنی ڈیپورٹ کر دیا گیا۔ میں ان دو سالوں میں بار بار اللہ تعالیٰ سے پوچھتا تھا کہ میرے یہ دو سال کیوں ضائع کروائے لیکن مجھے اب کامل یقین ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے جرمنی واپس اس لیے لے کر آیا کہ میں بیعت کرسکوں چنانچہ اب میرا دل مطمئن ہے اور میں پورے انشراح سے بیعت کرتا ہوں۔ اس طرح بیعتوں کے اور بہت سارے واقعات ہیں۔

پھر رؤیائے صادقہ کے ذریعے سے بہت لوگوں نے بیعتیں کیں۔ مخالفین کے پروپیگنڈے کے نتیجے میں تبلیغ مخالفین کرتے ہیں اس لحاظ سے بیعتیں ہو رہی ہیں، غیر معمولی تبدیلیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے نومبائعین میں پیدا ہو رہی ہیں اور وہی لوگ جو شراب پینے والے تھے اب شراب سے نفرت کرنے لگ گئے ہیں اور بلکہ اگر کسی کا کاروبار تھا تو اس کو بھی اس نے بند کر دیا۔ نومبائعین کو دھمکیاں بھی ملیں، مال اور مدد کا لالچ بھی دیا گیا لیکن وہ اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہے۔ بڑی مضبوط جماعتیں قائم ہو رہی ہیں اور ان کے لیے چندوں میں بھی باقاعدہ شامل ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو ثبات قدم عطا فرمائے۔

مخالفین کا بد انجام بھی ہمیں نظر آتا ہے اور جو مخالفت کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ مزید عبرت کا نشان بنا رہا ہے۔اسی طرح نئی ہونے والی بیعتوں میں قبولیت دعا کے نشانات سے بھی بہت سارے لوگوں میں ایمان مضبوط ہو رہا ہے اور نصرت الٰہی اور حفاظت الٰہی کے بھی بہت سارے واقعات ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کی مدد فرماتا ہے۔ اسی طرح غیر از جماعت جو جلسوں میں شامل ہوتے ہیں ان پر بھی ایک بڑا مثبت اثر ہو رہا ہے جماعت کے جلسوں میں شامل ہو کر اور جماعت کے نظام کو دیکھ کر۔اللہ تعالیٰ ان تمام نئے شامل ہونے والوں کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ایمان اور ایقان میں ان کو ترقی عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو ہم پہلے سے بڑھ کر پہنچانے والے بھی ہوں تاکہ جلد از جلد ہم ساری دنیا کو اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والے بن جائیں اور توحید کو دنیا میں قائم کرنے والے بن جائیں۔ جزاک اللہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 5؍جون 2020)

......☆......☆......☆......

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیے
جو دنیاداروں کی طرح غفلت میں زندگی بسر کرے

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنگال (اڈیشہ)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین
خلیفۃ المسیح الخامس

مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بڑی
ذمہ داری خلافت احمدیہ کی حفاظت ہے

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے قائدین فورم 2019 سے خطاب)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مکرم ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب مرحوم، مکرم ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب مرحوم اور مکرم غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1 ؍مئی 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض مرحومین کی کیا مشترکہ خصوصیات بیان کیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس وقت مَیں چند مرحومین کا ذکر کروں گا۔ ان سب میں ایک چیز مشترک تھی کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہدِ بیعت کو اپنی طاقتوں کے مطابق نبھانے والے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والے، حقوق العباد کا حق ادا کرنے والے تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب مرحوم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے مبلغ سلسلہ ذوالفقار احمد ڈامانک صاحب، ریجنل مبلغ انڈونیشیا 21؍اپریل کو 42 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم 24؍مئی 1978ء میں سماٹرا میں پیدا ہوئے۔ مرحوم کے دادا نے 1944ء میں مولانا زینی دہلان صاحب کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ مرحوم نے جامعہ احمدیہ انڈونیشیا میں تعلیم حاصل کی۔ پھر ان کو اٹھارہ سال مختلف جگہوں پر بطور مبلغ سلسلہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی۔

سوال مکرم معراج دین صاحب مبلغ سلسلہ نے مکرم ذوالفقار صاحب کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمارے مبلغ معراج دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ذوالفقار صاحب بہت ہی کامیاب اور محنتی مبلغ تھے۔ تربیت، رابطہ قائم کرنے اور تبلیغ کے کاموں کو نہایت عمدگی سے سرانجام دیتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ نرمی سے بات کرتے اور سب کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھتے۔ ہمیشہ مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ ملتے تھے۔ کبھی کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرتے تھے بلکہ ہمیشہ دعا کی تلقین کیا کرتے تھے۔

سوال مکرم آصف معین صاحب مربی سلسلہ نے مکرم ذوالفقار صاحب کی کیا خصوصیات بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نہایت صالح انسان تھے۔ مخلص اور فرمانبردار تھے۔ بڑی اعلیٰ قیادت کے ساتھ کام کرواتے تھے۔ مختلف یونیورسٹیوں میں لیکچر دینے کا بھی موقع ملا۔ بہت ساری lost generation کے ساتھ رابطہ کر کے انہیں جماعت کے بارے میں متعارف کروایا۔ مریض ہونے کے باوجود ہمت کرتے اور کہتے کہ میرے اندر جب تک خدمت کی طاقت ہے میں آخری دم تک خدمت کرتا رہوں گا۔

سوال حضور انور نے مکرم ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب مرحوم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ڈاکٹر پیر محمد نقی الدین صاحب 18؍اپریل کو وفات پاگئے۔ وفات سے ہفتہ عشرہ قبل ان کو کورونا وائرس کی علامات ظاہر ہوئیں اور آئی سی یو میں شفٹ کیا گیا جہاں تقریباً شام کو یہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے۔ تقسیم ہند کے وقت تقریباً ایک سال کی عمر کے تھے۔ خاندان کے ہمراہ قادیان سے ہجرت کی۔ 1970ء میں نشتر میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کیا۔ گذشتہ پچیس تیس سال سے اپنا کلینک چلا رہے تھے۔

سوال ڈاکٹر عبدالباری صاحب امیر جماعت اسلام آباد نے ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب کی کیا خصوصیات بیان کیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ڈاکٹر عبد الباری صاحب لکھتے ہیں کہ پیر محمد نقی الدین صاحب جماعت احمدیہ اسلام آباد میں قاضی کے منصب پر خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ کے فیصلے ہمیشہ قرآن وسنت کی روشنی میں ہوا کرتے تھے۔ انتہائی خوش اخلاق، ملنسار، پیار کرنے والے، شفیق، غریب پرور اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ دن رات مخلوقِ خدا کی خدمت میں پیش پیش رہتے۔ جماعت کے غرباء اور نادار مریضوں کیلئے آپ کا کلینک ہمیشہ کھلا رہتا۔

سوال ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب عمر بھر اپنے دادا کی کس نصیحت پر عمل کرتے رہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ڈاکٹر عبدالباری صاحب بیان کرتے ہیں کہ پیر محمد نقی الدین صاحب نے ان کو بتایا کہ جب مَیں نے ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کیا تو میں اپنے دادا پیر مظہر الحق صاحب کے پاس گیا اور انہیں یہ خوشخبری سنائی تو انہوں نے نصیحت کی کہ اپنے مریضوں کیلئے دوا کے ساتھ دعا بھی کرنا کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو طبیب اپنے بیماروں کیلئے دعا نہیں کرتا وہ شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے کہ میں پچاس سال سے اپنے دادا کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے اپنے مریضوں کا سستا علاج کرتا ہوں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آتا ہوں اور ان کیلئے دعا کرتا ہوں۔

سوال ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب کی اہلیہ نے ان کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کی اہلیہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ تبلیغ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ وبا کے دنوں میں بھی کلینک جاتے کہ میرے مریض پریشان نہ ہوں۔ انتہائی فرمانبردار بیٹے تھے، مثالی شوہر تھے، شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے اور بہن بھائیوں اور دوستوں کا بہت خیال رکھنے والے نافع الناس وجود تھے۔ خدا سے بہت گہرا تعلق تھا۔ بے حد دعا گو تھے۔ خدا ان کی دعاؤں کا جواب بھی دیتا تھا۔

سوال ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب نے ایم ٹی اے کے متعلق کیا کشف دیکھا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے داماد ارشد اعجاز صاحب کہتے ہیں کہ 2010ء کا واقعہ ہے جبکہ ابھی آج کل کی شکل کے ٹچ موبائل پاکستان میں عام نہ تھے۔ مَیں ان کے پاس بیٹھا تھا۔ ان کی باتیں سن رہا تھا تو بتانے لگے کہ کچھ عرصہ قبل میں نے دیکھا کہ اعلان ہوتا ہے۔ جیسے اذان ہوئی ہو اور کچھ لوگ اپنی جیب سے کچھ نکال کر اپنے کانوں کو لگا لیتے ہیں۔ معلوم کرنے پر پتا لگتا ہے کہ خلیفۃ المسیح کے خطبے کا وقت ہے اور تمام لوگ لائیو خطبہ سن رہے ہیں۔

سوال ڈاکٹر پیر نقی الدین صاحب کے بیٹے پیر محی الدین صاحب نے ان کے متعلق کیا خواب دیکھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ کے بیٹے پیر محی الدین صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ہمارے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے درس دے رہے ہیں۔ مجھ سے مخاطب ہو کر انہوں نے فرمایا کہ یہ گھر نہیں دَر ہے۔ اس سے تمہیں فیض ملتا ہے۔ اس دَر کو کبھی نہ چھوڑنا۔ پھر فرمایا کہ تمہارا باپ ولی اللہ ہے۔ یقین رکھو تمہارا باپ ولی اللہ ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مکرم غلام مصطفیٰ صاحب دفتر پرائیویٹ سیکرٹری یوکے میں رضا کار کارکن تھے۔ 25؍اپریل کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ 1983ء میں بیعت کی تھی 1986ء میں لندن آئے اور ایک واقفِ زندگی کی طرح پہلے کچن میں اور پھر دفتر میں کام کرتے رہے۔ یہاں خالی ہاتھ آئے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی کہ کچھ پراپرٹی خریدنے کی توفیق ملی۔ شروع میں کسی ہوٹل میں ویٹر کا کام ملا لیکن ان کو یہ ملازمت اچھی نہیں لگی۔ اگلے دن کام چھوڑ کے آگئے اور کہنے لگے کہ اس کام سے بہتر ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر کے برتن دھولوں۔ پھر حفاظتِ خاص میں بھی کچھ عرصہ ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

سوال مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کی اہلیہ نے ان کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ام کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ میرا اور مصطفیٰ صاحب کا تقریباً چونتیس سال ساتھ رہا ہے اور مَیں ان سالوں کی گواہی دے سکتی ہوں کہ ان کا ہر قدم خدا تعالیٰ کیلئے ہوتا تھا۔ ایک مخلص شوہر، باپ، بھائی اور دوست تھے۔ اپنے رشتوں کو نبھانے والے، بہت دور اندیش، ہر ایک کے کام آنے والے، بے لوث خدمت کرنے والے، بہادر اور نڈر انسان تھے۔ خلافت پر مر مٹنے والے وجود تھے۔ مالی قربانی کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ ایک سچے مومن کی طرح دین اور دنیا دونوں کمائی۔ اپنے رشتے داروں بہن بھائیوں کی مدد کرتے رہے۔

سوال مکرم فہیم بھٹی صاحب نے غلام مصطفیٰ صاحب کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: فہیم احمد بھٹی صاحب کہتے ہیں کہ ایک وفادار اور جاں نثار کارکن تھے۔ سب سے زیادہ نمایاں پیاری اور قابلِ رشک خوبی خلافت کے ساتھ دلی پیار، اطاعت وفرمانبرداری اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر رہنمائی لینا تھی۔ ہمیشہ کہتے کہ اس دَر کی برکت سے مجھے سب کچھ ملا ہے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

وہ مسیح ومہدی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے بھیجا تھا

اس کے مشن کو پورا کرنے کیلئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں، پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے

اور اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور اس پر احسن رنگ میں عمل کرنا، اس کے اچھے نتائج پیدا کرنا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ کے ذمے ہے

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ تقریبِ تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور برطانیہ 2019)

طالب دعا:

SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY

Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 / جنوری 2020ء بروز ہفتہ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو۔کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم احمد رشید خواجہ صاحب (Reading، یو۔کے)

6 / جنوری 2020ء کو 84 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ریڈنگ جماعت کے پرانے ممبر تھے۔ مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے علاوہ دو مرتبہ صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم ایک نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب (ربوہ)

25 / دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اپنے بچوں کو ہمیشہ جماعت اور خلافت سے جوڑے رکھا۔ نمازوں کی پابند اور بڑی شفیق نیک خاتون تھیں۔ آپ محترم جمعدار نعمت اللہ خان صاحب (مانسہرہ ضلع ہزارہ) کی بیٹی تھیں جنہوں نے 1902ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کے بھائی مکرم رانا کرامت اللہ خان صاحب (امیر ضلع ہزارہ ڈویژن) کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے دو پوتے جامعہ احمدیہ جرمنی میں زیر تعلیم ہیں اور ایک پوتی مربی سلسلہ سے بیاہی ہوئی ہیں۔

(2) مکرم مرزا مقصود علی صاحب ابن مکرم شوکت علی صاحب (ایڈیلیڈ، آسٹریلیا)

22 / دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے اہلیہ کے ہمراہ 1991ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ خاندان میں اکیلے احمدی تھے لیکن باوجود مخالفت کے بڑی ثابت قدمی کے ساتھ اپنے ایمان پر قائم رہے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ایک نیک مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اس کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ہومیوپیتھی کے بہت قابل ڈاکٹر تھے اور اللہ نے آپ کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی تھی۔ ضرورت پڑنے پر لوگوں کو ان کے گھروں میں جا کر بھی دوائیاں پہنچاتے رہے۔ پاکستان میں فری میڈیکل کیمپ لگانے کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(3) مکرم چوہدری شفیق احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد صادق صاحب مرحوم (مہدی آباد، جرمنی)

10 / نومبر 2019ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 45 سال سے جرمنی میں مقیم تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کے صدر اور سیکرٹری تبلیغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ہفتہ وار تبلیغی سٹال لگانے کیلئے ہمیشہ تعاون کیا کرتے تھے۔ ایک نیک، شفیق، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم رشید احمد صاحب (سابق کارکن دفتر وصیت، ربوہ)

29 / دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چوہدری محمد خان صاحب (دھیر کے کلاں، گجرات) کے بیٹے اور محترم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم (سابق انچارج خلافت لائبریری) کے داماد تھے۔ آپ نے بڑی فعال زندگی گزاری۔ مرحوم عبادت گزار، صلہ رحمی کرنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ (سابق مدیر رسالہ مصباح) کے شوہر تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اوران کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items

Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18

Mob: 9647960851 9082768330

طالب دعا : جانِ عالم شیخ

(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 / اپریل 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ ندرت اشرف چوہدری (واقفہ نو) کا ہے جو کامران اشرف چوہدری صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سرمد نوید احمد (طالبعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا) کے ساتھ سات ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عدیلہ تنویر کا ہے جو تنویر احمد صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح محمد اسد سلیم (واقف نو) ابن محمد سلیم صاحب جو ہمارے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے کارکن ہیں، ان کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ عافیہ احمد بیگ کا ہے جو بشارت احمد صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم ابرار احمد بیگ (کارکن ایم ٹی اے لندن) کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو مشتاق احمد بیگ صاحب کے بیٹے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ تمام رشتے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 21 / اپریل 2020ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں | مقبول بن کے اُس کے عزیز وحبیب ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو | کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دار جلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن باتوں کا ہم سے عہد لیا ہے ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی سعی کریں

(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: اے۔ شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ خلافت کی اطاعت میں نظام جماعت کی اطاعت بھی اہم بات ہے

(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت ہو اور خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے

(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

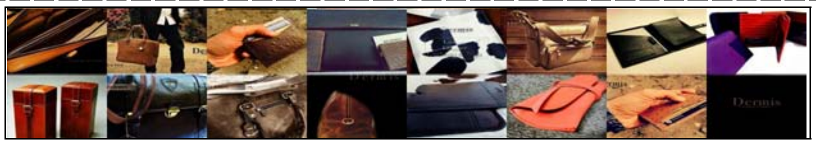

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA

Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps®
Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

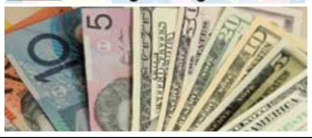

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

Mob- 9434056418
শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...
Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhyunik Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All..Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202)

ترجمہ: اَے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

DAR FRUIT CO. KULGAM

B.O AHMED FRUITS

Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)

Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ ہَدَیۡتَنَا وَ ہَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡکَ رَحۡمَۃً ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡوَہَّابُ (آل عمران:9)

ترجمہ: اَے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

Prop. AFZAL SYED

Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

MWM
METAL & WOOD MASTERS

Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

فرض اموری ادائیگی کے بعد سب سے بڑا فرض رزق حلال کا حاصل کرنا ہے

(شعب الایمان بیہقی، جلد 6، صفحہ 420، حدیث 8741)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے
یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے

(مسند احمد، جلد دوم، صفحہ 323)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

جو شخص ہمارے سلسلہ کو آہستگی اور ٹھنڈے دل سے دیکھے گا
مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حق پر پائے گا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 166)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سچ میں ایک کشش ہے وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 166)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا تعالیٰ کے عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 167)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

اپنی اصلاح کریں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 167)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ
خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی اطاعت کی تلقین کرتے رہیں

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کریں

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad

سٹڈی ابراڈ

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

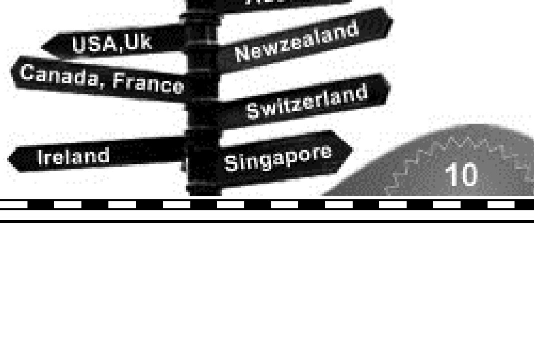

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان — Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 18 - June - 2020 Issue. 25

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12؍جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ، برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جن صحابہ کا میں ذکر کروں گا ان میں سے ایک ہیں حضرت سعید بن زیدؓ۔ حضرت سعید کے والد کا نام زید بن عمرو اور والدہ کا نام فاطمہ تھا ان کا تعلق قبیلہ عدی بن کعب بن لوئی سے تھا۔ حضرت سعید بن زید کا قد لمبا رنگ گندمی اور بال گھنے تھے۔ یہ حضرت عمر بن خطاب کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کا شجرہ نسب چوتھی پشت پر نفیل پر جا کر حضرت عمر سے ملتا ہے جبکہ آٹھویں پشت پر کعب بن لوئی پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے۔ حضرت سعید کی بہن عاتکہ کی شادی حضرت عمر سے اور حضرت عمر کی بہن فاطمہ کی شادی حضرت سعید سے ہوئی تھی اور یہ وہی بہن ہے جو حضرت عمر کے قبول اسلام کا باعث بھی بنی۔ حضرت سعید کے والد زید بن عمرو زمانہ جاہلیت میں ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے اور حضرت ابراہیم کے دین کی تلاش کیا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ جو حضرت ابراہیم کا معبود ہے وہی میرا معبود ہے اور جو ابراہیم کا دین ہے وہی میرا دین ہے۔ اس زمانے میں بھی موحد موجود تھے بعض بچے سوال کر دیتے ہیں کہ اسلام سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا دین تھا کس کی عبادت کرتے تھے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سب سے بڑھ کر موحد تھے اور ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے۔ زید بن عمرو ہر قسم کے فسق و فجور غرض کہ مشرکین کے ذبیحہ سے بھی اجتناب کرتے تھے۔

زید بن عمرو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کی بعثت سے پہلے وفات پا گئے تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن عمرو دین کی تلاش میں رہے اور انہوں نے نصرانیت اور یہودیت اور بتوں اور پتھروں کی پرستش سے کراہت کا اظہار کیا اور انہوں نے اپنی قوم سے اختلاف کیا اور ان کے بتوں اور جن کی ان کے آباؤ اجداد عبادت کیا کرتے تھے ان کو چھوڑ دینے کا اظہار کیا اور نہ ہی وہ ان کا ذبیحہ کھاتے تھے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں ایک بار انہوں نے مجھے کہا کہ اے عامر دیکھو مجھے اپنی قوم سے اختلاف ہے میں ابراہیمی ملت کی پیروی کرنے والا ہوں اور جس کی وہ عبادت کیا کرتے تھے یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اس کے بعد اسماعیل کی اتباع کرتا ہوں جو اسی قبلے کی طرف نماز پڑھتے تھے اور میں اسماعیل کی نسل سے ایک نبی کا منتظر ہوں لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے اس کا زمانہ نصیب نہیں ہوگا کہ اس کی تصدیق کروں اور اس پر ایمان لاؤں اور گواہی دوں کہ وہ سچا نبی ہے۔ اے عامر اگر تم اس نبی کا زمانہ پاؤ تو اسے میرا اسلام کہنا۔ عامر کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو میں مسلمان ہو گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زید بن عمرو کا پیغام دیا اور سلام عرض کیا۔ حضور نے سلام کا جواب دیا اور ان کیلئے رحمت کی دعا کی اور فرمایا میں نے اس کو جنت میں اس طرح دیکھا کہ وہ اپنے دامن کو سمیٹ رہا تھا۔ زید بن عمرو کو اپنے موحد ہونے پر نہایت فخر تھا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ زید بن عمرو کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سال قبل ہوئی۔

ایک مرتبہ حضرت سعید بن زید اور حضرت عمر بن خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے زید بن عمرو کے متعلق دریافت کیا یعنی حضرت سعید کے والد کے بارے میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ زید بن عمرو کی مغفرت کرے اور ان پر رحم کرے ان کی موت دین ابراہیم پر ہوئی۔ اس کے بعد جب بھی مسلمان زید بن عمرو کا ذکر کرتے تو ان کے لئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید بن عمرو کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ قیامت کے دن اکیلے ایک امت کے برابر اٹھائے جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت سعید بن زید حضرت عمر کے بہنوئی تھے اور حضرت سعید بن زید کی ہمشیرہ عاتکہ بن زید حضرت عمر کے عقد میں آئی تھیں۔ حضرت سعید بن زید اور ان کی بیوی حضرت فاطمہ بنت خطاب اوائل اسلام میں مسلمان ہو گئے تھے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ایمان لے آئے تھے اور حضرت سعید کی اہلیہ جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں حضرت عمر کے اسلام لانے کا سبب بنی تھیں۔ اس کی تفصیل تو حضرت خباب بن ارت کے ذکر میں بیان ہو چکی ہے لیکن حضرت سعید کے حوالہ سے مختصراً بیان کر دیتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کا نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا اور فرمایا تو یہ حضرت سعید تھے جو حضرت عمر کے بھی اسلام لانے کا ذریعہ بنے۔ حضرت سعید بن زید اولین مہاجرین میں سے تھے مدینہ پہنچ کر حضرت رفاع بن عبدالمنذر کے ہاں ٹھہرے جو حضرت ابولبابہ کے بھائی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مؤاخات حضرت رافع بن مالک سے جبکہ ایک روایت کے مطابق حضرت ابی بن کعب سے کروائی۔ حضرت سعید بن زید غزوہ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے۔ حضرت سعید بن زید کی جنگ بدر میں شریک نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ایک قافلہ کی شام سے روانگی کا اندازہ فرمایا تو آپ نے مدینہ سے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور حضرت سعید بن زید کو قافلے کی خبر رسانی کے لئے بھیجا۔ ان دونوں کو آپؐ کی غزوہ بدر کیلئے روانگی کا علم نہیں تھا۔ یہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں قریش کے لشکر سے مقابلہ کیا تھا۔ یہ دونوں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے مدینہ سے روانہ ہوئے اور آپ کی بدر سے واپسی پر تربان میں ملے۔ حضرت طلحہ اور حضرت سعید جنگ میں شامل نہ ہوئے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے مال غنیمت میں سے ان کو حصہ عطا فرمایا اور یہ دونوں بدر کے شاملین میں قرار دیئے گئے۔

حضرت سعید بن زید عشرہ مبشرہ یعنی ان دس خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اسی دنیا میں جنت کی خوشخبری ملی۔

حضرت عمر کے دورِ خلافت میں شام کے معرکے میں جب باقاعدہ فوج کشی ہوئی تو حضرت سعید بن زید حضرت ابوعبیدہ کے ماتحت پیدل فوج کی افسری پر متعین ہوئے۔ دمشق کے محاصرے اور یرموک کی فیصلہ کن جنگ میں نمایاں شجاعت اور جانبازی کے ساتھ شریک رہے۔ حضرت سعید بن زید کے سامنے بہت سے انقلابات برپا ہوئے بیسیوں خانہ جنگیاں پیش آئیں اور گو وہ اپنے زہد و اتقا کے باعث ان جھگڑوں سے ہمیشہ کنارہ کش رہے تاہم جس کی نسبت جو رائے رکھتے تھے اس کو آزادی کے ساتھ ظاہر کرنے میں تامل بھی نہیں کرتے تھے۔

حضرت عثمان شہید ہوئے تو وہ عموماً کوفہ کی مسجد میں فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگوں نے عثمان کے ساتھ جو سلوک کیا اس سے اگر احد پہاڑ متزلزل ہو جائے تو کچھ عجب نہیں۔ اسی طرح ایک روز کوفہ کی جامع مسجد میں مغیرہ بن شعبہ نے حضرت علی کی شان میں برا بھلا کہا تو حضرت سعید بن زید نے فرمایا اے مغیرہ بن شعب! اے مغیرہ بن شعب! اے مغیرہ بن شعب! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دس جنت میں ہوں گے اور ان میں سے ایک حضرت علی بھی تھے۔ حضرت سعید بن زید نے پچاس یا اکاون ہجری میں تقریباً ستر برس کی عمر میں جمعہ کے دن وفات پائی۔ بعض روایات کے مطابق وفات کے وقت ان کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ نواح مدینہ میں بمقام عقیق ان کا مستقل مسکن تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غسل دیا اور ان کی نعش مبارک لوگ کندھوں پر رکھ کر مدینہ لائے پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے نماز جنازہ پڑھائی اور مدینہ میں ان کی تدفین ہوئی۔

حضرت سعید بن زید نے مختلف اوقات میں دس شادیاں کیں اور ان بیویوں سے تیرہ لڑکے اور انیس لڑکیاں ان کی پیدا ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگلا ذکر ہے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کا نام زمانہ جاہلیت میں عبدِ عمرو تھا اور دوسری روایات کے مطابق عبدالکعبہ تھا۔ اسلام لانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام بدل کر عبدالرحمن رکھ دیا۔ سہلہ بنت عاصم بیان کرتی ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف سفید، خوبصورت آنکھوں والے لمبی، پلکوں، لمبے ناک والے تھے۔ سامنے کے اوپر والے دانت میں سے کچلی والے دانت لمبے تھے۔ کانوں کے نیچے تک بال تھے، گردن لمبی ہتھیلیاں مضبوط اور انگلیاں موٹی تھیں۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف ان دس اصحاب میں شامل تھے جن کو ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت مل گئی تھی۔ آپ ان اصحاب شوریٰ کے چھ افراد میں سے ایک ہیں جن کو حضرت عمر نے خلافت کے انتخاب کے لئے مقرر فرمایا اور ان افراد کے بارے میں حضرت عمر نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے وقت ان سب سے راضی تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف عام الفیل کے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ ان قلیل افراد میں سے تھے جنہوں نے زمانہ جاہلیت میں بھی شراب کو اپنے اوپر حرام کیا ہوا تھا۔ آپ ابتدائی آٹھ اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ آپ حبشہ کی طرف جانے والی دونوں ہجرتوں میں شامل تھے۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں جب ہم مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ تو سعد بن ربیع نے کہا کہ میں انصار میں سے زیادہ مالدار ہوں۔ سو میں تقسیم کر کے نصف مال آپ کو دے دیتا ہوں اور میری دو بیویوں میں سے جو آپ پسند کریں میں آپ کیلئے اس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے آپ نکاح کر لیں۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمن نے حضرت سعد سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں آپ کیلئے برکت رکھ دے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیا یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو۔ حضرت سعد نے بتایا کہ قینقاع کا بازار ہے۔ حضرت عبدالرحمن یہ معلوم کر کے صبح سویرے وہاں گئے وہاں کاروبار کیا اور پنیر اور گھی منافع کے طور پر بچایا اور اسے لے کر حضرت سعد کے گھر والوں کے پاس واپس پہنچے۔ پھر اسی طرح ہر صبح آپ بازار میں جاتے اور کاروبار کرتے رہے اور منافع کماتے رہے۔ ابھی کچھ عرصہ گزرا تھا کہ حضرت عبدالرحمن آئے اور ان پر زعفران کا نشان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے۔ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کس سے۔ انہوں نے کہا کہ انصار کی ایک عورت سے۔ فرمایا کتنا مہر دیا ہے عرض کیا ایک گٹھلی کے برابر سونا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری کا ہی سہی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف غزوہ بدر احد سمیت تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا باقی ذکر انشاء اللہ آئندہ کروں گا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad